

<p>عظم سادہ سردار عادل ہوا شد لافتا سردار نادار بچ علی و بچ بنول شفیع اہم میں شکیہ تمام بیان لیکر کا یہ زمانہ ہوا اگر تھکوی شوق اسی بابت مہوی نہ ہو شہر سے شوہید کیا سینہ موزوں اس سپید ولی عرض ہے یہ ہی بلا چہا تا ہی کوئی کسید کا جوید</p>	<p>صفت جسکی کرنا ہی علی علی ولی صاحب و الفتا رہن اونے راضی اور لی</p>	<p>جنوئی کیا جمع قرآنکو مجدد کے جو خاص بنوین امام بن بن جو انشا</p>
<p>در سبب تالیف کتاب گوید</p>		
<p>کرنا گاہ یوں لیرک یا نیل تو جگال حکم تو گاہ اقتدا بنا جانکا جکی دشمن بزیہ کہ اب نہیں جو تھکوا یا نظر کہ اس میں ہوئی جو جو خطا</p>	<p>کر لکھی کسی کتاب کا پہنچان ملا اسے فرستے بنی شین کم شفاعت کا تیرے وسیلہ پور جو کی دل سے اس میں مکر نام کرین اعلیٰ اوصاف میں پیر</p>	<p>و دشمنان علی عالی نسب سنیں اما حسن اور اما حسین چچی و علی کے میں کر رہے عالیہ السلوۃ و عالیہ السلام کہ اسی میں لینی کہ مجھے ما کا دل حوال فرزند شاہ اہم و ہم سر شیش کا حیلہ یہ جو کرنا کاشن پیر ان کا نام خداوند عالم کر گیا ہسلا چہا تا ہی علی ولی دانا علی</p>
<p>در مناجات گوید</p>		
<p>مری بخشید و ساری سہو خطا عطا کر اے عیش و السلام نہیں جوٹ امیر و پرچ خلق نہیں کتنی تانہ سودا ویر بلاغت تمامان ہی گفتار مسیح اللسان گفتگو میں پیر زمانہ میں کہنا سلاست آواز مغز میں باشان و تو تیر مری دوست کو تو و لسا و کوہ</p>	<p>سوا اسکی ہو دے عابدیوں کرم جو پیر ہی خدا کی جیو تخلیف جو شل و کھا اور کلام چہا کی دکی تقدیرت دیوان سب سے اونکی تار کو تو تیر محلو جو رستم نگار ہی و ل خدا یا بچ امام حسین او نہیں ہی خدا یا باکول غیر خدا قارب کو آباد کر</p>	<p>کہ میرا سخن ہو سید رسول محبت تو اپنی عطا کیو ہی احمد حسن ان علی تمام و ہما کا خطا کو کچھ گیا جو کہا نہیں جکی رستم و کرین ای میں ہی تویر انکا ساں ارم میں جو ان اعلیٰ و الکر سعادت ہو دے تو بچا کی جیو</p>

<p>برای من این خاوم ب          روت امین بنیامین          سنو و سوسا کل ابدیان          روت ای بهی که بوزل          ده آیت یحیی قتلوا لکین          ابانگی سنو جنگ کا ما جوا          روت بی ان خشک کنی          ولی بجا لشکر کو تها لکلام          سنو جنگ کو شکا ای بیان          کہا لکی جیر شہید          بوشیان کی ہوی کو گنہگار          نکلا اورا لکین خوشیم          کہ آتی ہر یک کے شکر تمام          تھی اس حیران و تیرنا تہ سوا          پیو تھی باقی وہ مراحت          چلی افریں جب وہ مر وند          خوراک لائیں تاجر کی جا          تو کیا دیکھا اورا بھر کی          ترا ترن دیکھ بیستام</p>	<p>بہ آغاز داستان گوید در جنگ بادر کبری          کہ چو تکی نان بیکسیا لک          ہونی پادریں جنگ کبری          اس بیت کی حضرت محمد          ہی دو سہ ہار یحیی کر بقرین          نہیں جوت اسمیک دیکر          کی قتل کرانے پکا پس          کیا اوسنی جنگ کا انتظام          لڑائی کا باعث ہوا پان          کو امی شاہ اقلیم دنیا وین          ہرین ہر جمعیت ابرص          تھیں فتح دیکھا خدا کریم          لڑو انہی بڑہ کر قتل تمام          نہایت جری با خدا دیندا          کہ رستم خدیج کیدہ جگانی          ہوی پیشوا شاہ نہر و بھر          کہ آیا کمانک ہی دغا غلا          وہ آپسین یقین بن کر ہی          وہ اسوار و نو بہر کلام</p>	<p>نہی کو باین اشتیاق جہا          غرض بعد جوت شد با ودا          مدینی مین ہر بعدا اقدار          یہ آیت کی معنی ہرک و ہوتو          مجاہد جو عہدہ تھی ہر شمار          جہان جنگ کی کنی شہا جہا          مگر آپ تشریف لیکر رسول          کہ لکدن سول شد اشواس          ہی کی سی یا ہر کار یون          ولی ہر سب دشمن چیا          پینکر پیور سب سی کہا          غرض جمع عید مسلمان          اورا وینس تیر و گم ہوتی          خدا اورا کا حاجی مدو کا تہا          قریب چہرہ پونچی خوب          کئی بدرک چاہہ چریت          جو ساتھ اپنی لائی پرتھی          وین شک بھرک و پانیکو</p>	<p>خدا یا طفیل نبی عرب          نہ اسلا ہوا اتفاق جواد          لڑی ہل کندی سی کسینار          لڑی کافرونی جو ہرینار          جہان پاؤ لون محفل شکر گد          کیا یہا و ہون دم کارزا          نہ تشریف خود لکسی تھی نان          کئی تو ہونی فتح و نصرت          تھی شہی سچا سی یار و یکی          بہت مال و زیارتہ لکیرین          کر و قتل و کو ہی حکم خدا          کہ اسطرح ہوتا ہی حکم خدا          دل توفی و وہ خوش بان          شجاع و دلیر و قوی شہیدار          مگر اس کوئی نہ ہتیار تہا          روا اسو اسی ہرینے تب          نظرائی چو لوک وان ایجا          اوسی چہنکر اوشی ہرینے          کیا تیرا قوی کو و اتے چہ</p>
---	--	--	---

رسول خدا که آنگاه  
غرضش دستبرد از سبک روان  
کسی بود مطلق کیا یک کلام  
برخی می خواند و نوازا  
که بی شک می دوستی پری  
گلی کنی پسیدم و کجده لو  
و داسوار و دلعباد شاد  
منجمله اگر بعد از شام  
ازانی کاسانان کتی پز  
غرضش می جوئی کی شکستیم  
مگر سانه عباس کی زمین  
که جاک خبر به جود کوه  
سبار کشی تیر به جیب  
سنو و دود و خاک احوال  
که فوج محمد علیه السلام  
خبرش کی به اعلا مجتبا  
خدا یا جمعی سپه ترا اسل  
جود و ده کیا او کوه و آو  
که پسیدان بوجن کی فوج

که کل افلی آتی می خنجر  
و ده پوچها آتی که کالکنا  
لیا پانی نافع کیا تیر گام  
منها نیست جوا غم و حال آتیا  
اسی آو کرد و کیست تو ذی  
ستای سوار و نو و دینی آتی  
خبر کردی می می می پیا  
کیا بنا رسیده همارا تمام  
چرا می کاران کتی پز  
پس جمع شده سی خاص عالم  
قدم او سطر فلوا و دها می خن  
که آتای بوجن لشکر کوه  
که نصرت اندر فتح قریب  
که بوجن لشکر لیے با طرب  
پس قلیل اسکیا کالکنا  
که آتای سحرین می خن  
منه و سر کوئی حامی  
پس غفلت بخالین جو بر  
بوی تیر کس از آکر کوی

پیا کی توفقه کو چو پرا پرا  
وان کی یاد و کن بوش سنا  
خدا آتیا اسکو و ده بر ک  
پس سنی می دلیران کار و  
سنو و دینی تو کرد و کیست  
نشان خوب سچا کما پرا  
می نو کرد کتی شمی با جاک  
هی سوار و افلی جماعت شیر  
ابو جمن یه خنجر چو سنی  
چلی کیا پرا او کاسو آ  
کیا کوچ کی می و ن خنجر  
ده لیک کی آتای سارا آتی  
پس سحر می خوش سارا آتی  
جوان لشکر ایل سلام آتی  
دری پاکش کتی آتی  
تو می میا خالین خنجر آتی  
کیا فتح کاتونی و عهد آتی  
او طها مسجد می پرا پرا  
هنا که عتد پرا و د و کرا

ذرا آب و نادر و مجابان  
که آتیا کل و سوار و ک  
که آتیا تیر می کی کاسو  
گلی کنی پسیدم و کجده لو  
نظاره می می او و کتیب  
منه و دین کاتنا خراش و ک  
که پوچ می او جمل کو پز  
مدی کی آتی پسیدم و ک  
او سپه و کتیب و سارا آتی  
پس سنی و جلا کی به شام  
و یا حکم جبریل کوه و کتیب  
پس سنی و کتیب و کتیب  
شما عتد می می گلی کاسو  
خو پوچها و مان تو پز  
مقابل منو و کتیب و ک  
ترا نام می می شمر و ک  
تو می فتح دلی پسیدم و ک  
گلی فوج پرا پرا کتی نظر  
هنا که عتد پرا و د و کرا

جو تہا تیرے مرد و شرک کید  
مئی مسکو دو لڑ جاکر جوتو  
جو جگہ دین کو کما انکا کرا  
بنایا پران غار یونچ جو نام  
یہ لکمر کیا لغو دک نروسر  
بنیانی پسن لوسی ختیا  
یسی اوکی بڑائی تہا راہلا  
جوانم وراثت عبیدہ تہو  
لقبہ دیکھا شہور لانتا  
علی ولی فی ہبی انکبار  
کہ عقبہ فی حضرت عبیدہ کا پیر  
زیو ابھی حضرت عبیدہ یون  
سہ پایہ غرہ فی فی آچون  
بنی فی اوقیت پڑ کار ناز  
دین بہر ادا و مران کار  
کہ پہلی خدا اپنی کار ناز  
سزا بن سونو کا اب بیان  
کہ اسیا بوجہل فی بڑا  
ہی قدر ریا روضہ

مغیرہ کا بیٹا تہا سونو ملید  
ادھر دہ کی بلا سم فوج  
ابو جہل بڑ بکریہ کئے لگا  
لگی کنی اونی یہ شرک تہا  
کہ لرز می میں فلک شور  
کہا شاہ مردانسیا میر پیر  
کہ دیگا تمہیں فتح و فیر  
لڑی وہ ہی ملی نہیں بچو  
کر شیک وہ سر بکارت جی  
ولید لعین کا لیا سرا دنا

یہ میر کے لشکر سی خوف جان  
اور ابن و آجہ جو عبد اللہ  
کہ پہلے مجھے نام اپنا بتاوا  
کہ تم اپنی لوشکی قابلین  
جاری مقابل جو ہو پہلاں  
علبیدہ کو عمرہ کو قوم ساتلو  
غرض حضرت محمد و ورتنا  
پڑا فوج اعدا میں کارلا  
غرض حضرت محمد فی خطیر  
جہنم میں اخل ہوا وہ

روایت

کیا قتل اونی کر کی زار بڑو  
کہ دیگا خدا خدیشک میں  
دعا کی کہ اخان کایا  
دین ہیج حق فی قشتی ہر  
اوتار فلک سی قشتی ہر  
گر اگر ابو جہل کو وہ جول  
مجھے فوج کیا تو کر گیا بھلا  
کہ پڑ پڑ آج غالب کیا

ہو کبدا زان حج سپرد  
جو کی اول لعینوں کے پیر کرد  
مجھی ان لعینوں ہی فتح تو  
یہ ملا میں اپنی تفسیر میں  
ہو بچار ملا کئے بیخون پاک  
پڑ نا اوسکی سینہ پر کہ کتیا  
یہ سنکر کہا ابن مسعود  
یکتہ ہی سن کیا جہا

جلی پہلی لڑنی تیرے نوجوان  
سہوی وہ بھی ملی نہیں اگر کر  
پہر سپہیں تم ملکی زور اڑا  
پہلی جاو ہم تسی سالک میں  
اوسی سچو اسی شاہ بہر دو جہا  
اور ان جہنم لوشکی کارڈ  
لگی لڑنے کفار سی بڑا  
کہ لڑنیکو آئی میں شہیدا  
لیا کاٹ تیغ بہ کا گروسی  
ڈری شاہ سی جتنی غمی کیز  
دیا توڑ رکھتا تھا وہ فوج  
جہان تہی نبی شاہ کو کون  
صحا بہ ہو پاخ او صحا شہید  
نہ باقی رہی ایک سہی کینیچ  
میں لکنتہ صحبت ساسی سبیز  
کیا سیکڑوں کا فرونگو ہلا  
یہ چاہا کر دن شمسہ عظیم  
خروش نہ بک اکبر شہی پچا  
کیا لیکے پیش رسول خدا

ابوہل کا سر بھی دو کیا مگر  
 اور وسد کل کیا کیوں ماری  
 بہتے لعین کی زبان پر  
 کہ جس دن ہوا قعدہ کفار کا  
 ایک کی یہاں نہ ہوا حال  
 کہ کج ختم تھی اقرار سے  
 کہا تب ہی فی کفر کو تمام  
 غرق ہو چکے تھے طلب  
 پرستی کو مہتی پلایا تین  
 رہتی سے اتنی تھی جو سب  
 کیا کیا نا و نسیج ہی بیان  
 یہ باعث تھا اسکا و کا و کا  
 دیا رنج ہی رہتا یا کمال  
 کہ عتیکہ جیسا پانچواں  
 تم اب قتل عتیکہ کی کرو  
 یہ بکرت مٹی کی تھی برنام  
 کہا آؤی ہندی ہی بنا قتل  
 یہ سننا پھر نہ ہو کفر خفا  
 اور حال ہی کو یا آجا

سو ہی خرم و شادان ہر  
 شجاعان شیریں مارن پلا  
 کوئی تھا جوان و سہاویں  
 کہیں قتل فوج رسول خدا  
 دیا اونکی لاشوں کو خندہ ڈال  
 لڑے جسے کوئی جوش غصہ نہ  
 پہنچے جو کہتے ہیں نہ کلام  
 سب جمع اک پاڑے جا سب  
 جاو اب یہاں ہی چلے نہ

کہ حضرت فی فوجی کو کو  
 دیا کرتا تھا روئے کھلی تمام  
 لیا شہ کی پانچگو کو خیر  
 نہ زہار رحم او کسید و تھان  
 یہاں ہی سنی مذہب کی نزد  
 کہ نصرت ہوئی فوج اسلام  
 یہ کفار ہی جبر کا کلام  
 طلاق او کو دیکر واکہ  
 یہ آہ و بکا او نہ خطا کہیا

جہاں کہ سر پہاڑ سے کو  
 کہی سیکڑ و جانے کا و کا  
 صحابہ اسلو ہی چو لکھا  
 سوا او سیکڑی خود جو بڑا  
 کہنا کہ پختہ کج جا کر ہی  
 صحابہ پوچھا تعجب میں آ  
 کہ بول سکتی تین ہون  
 کہا آپ اوسچی نہ کی شہ  
 عرض کیا جہاں دیا روکتا

بیا (ن) روا میت دیکر  
 بلایا تو عتیکہ کو پھر نہ دیکر  
 چنانچہ ہی کہ ان کی یہ مذکر  
 جب اس رجب صلا کی کو بل  
 او سیدم بلار علی کو کہا  
 وہیں قتل و ہی قتل ہی  
 سن اب دو لہجہ اچان تمام  
 جو تم ہا کر جان لڑائی میں  
 او سیدم ہا سانی بیانی  
 عرض کیا عتیکہ پھر ہی

کیا پہاڑ اسجدہ کفار رہا  
 نیزا رون کی سبک ہو گیا  
 سنو قدرت حق کیا جا  
 کہ سرکٹ کی او کجا نہ کر  
 لکی کہنی لاشوں ہی او کج  
 کہ مقتول ہی شاکر ہی  
 کہ گویا نہیں ان کو حکم خدا  
 کہ دی فتح خان نے حید  
 چلے جیسے انجم مرجع ہا  
 شہید نہ تھے نہ دیکر  
 بہت خوش ہو کر دیکر  
 کہ مسجید کی کی پوجہ جا  
 تو یا ہے عہد دے کیا  
 کہ امی شاہ طراز فی حید  
 بہنم میں اصل خدا کی  
 جو بی بی پریم کی تھی سونہ  
 تو کیوں قتل ہوئی خرابی  
 گئی پانچے عتیکہ کی  
 خفا لیکر دای و دی

انان بعد شرفی بہر پڑا  
 اگر کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو تم  
 اوسیدم حکم جناب رسول  
 ہوئی جو سعادت کی دولت  
 یہاں سے ہی احوال نکلا  
 کہ بعد اس لڑائی کی نصرت  
 ابوسفیان تھا اس وقت  
 ہوا دشمن حکم رب حلیل  
 اوس وقت چیلنے کے حکم یہ  
 قریب مایہ جب فی فوج  
 غرض فی صفت ماندہ  
 غرض ہوئی طیار اوسیدم  
 مقرر کی شہ فی سحر جان  
 ہوئی بیخ و دار فوج لعین  
 دہن پر نبی سحر و جادو  
 مہیا کر وجا کی سامان  
 غرض سلطہ تیر گاہ بہتہ  
 چکنی لگی برتہ شہ شاہ  
 صد الامان کی ہوئی پڑ

یہ عباس علی گہری کہا  
 شناسا اکرام ایمان و تم  
 کیا دلی عیسیٰ بنی بول  
 خدا اوس ہی جہی ہو جو بول

جہاں دیشکر ہیں اکثر اس  
 تو کروں اسیر سی آنکھ  
 زبان سے کہا کلمہ لا الہ  
 یہاں سے یہ ہوا اتنا ہم

### ورواقعات جنات احد کوید

خبریں یہ آیا چہ شہ شہ  
 دینی کے جانتا اوس کا قیام  
 کہ جا کر نبی پاس ہی چیل  
 حسب اسی کہا آئی ب  
 اور اپنا سا کہ کئی فوج  
 قریب مریہ لعین کی فوج  
 امام رسل کے ہوئی بہر  
 بی جنگا اعدا تو ہی ہلکا  
 دیا حکم شہ فی لڑو زمین  
 غنایت ہوا اوس دم والد  
 لڑوا لعین تو لڑا بی دیک  
 کہ جیسے برسا ہی ہوا دیکھا  
 وہ شہ کون یعنی شہ شہ  
 پریشان ہوئی اون لعین کی

کئی تڑو شہ رقوم قریب  
 لڑائی کا سامان کر دیت  
 خبری کدای سرور و جہا  
 محمد فی ہنکر یہ سب جہا  
 اوسیدم خبر مجھ کو پوچھی خرو  
 خبر کی لہی خود بخود پٹلا  
 وہ کوہ احد کچل جیاٹے  
 جو ہر ہر معا عبد اللہ بن ہر  
 یہ سنتی ہی بہر شہ نامہ  
 بنی کی کہا دیک بی اختیار  
 ہوئی دونوں جہا جی واک  
 کہتا کہ میں نے تو کی انکھا  
 علی لوی ہی لڑی اس قدر  
 مگر فوج اسلام بھی مان

وہاں تم ہی آئی ہو جو کدای  
 دل بچ آکود ہوشا بھی  
 بنی فوج اسلام کی بارشاہ  
 اس کے محمد یہ ہی صد شہ  
 کہ کرتا ہی کیا اب خلافت  
 وہ کہتا تھا سہا سہا پشیم  
 چاہت مکہ کی چاک حوت  
 ابوسفیان فوج آنا ہی مان  
 کہ اپنی جہا سے پڑا  
 نہیں تو پڑ گیا نہایت غور  
 خواہاں حاضر ہوئی ہر  
 مدینہ سی و دو کوس و کوہ  
 بناؤ کھا شہ ر و د و منیر  
 علی ولی صاحبہ والد شہ  
 ہی خاص تھا ہمارا خدا ونگ  
 مسلح مسکن بی کار نہ  
 شہ کی گئی ولی زمان  
 کہ اوس ہی بہا بہر خون پاکر  
 ہوا کار شہ رانہ اوسیدم

<p>کفاز بیدین کی گمانیست  چلی بوٹی مان اسباب  جوانہ آگیا اوکو کوشت  مگر لشکر اہل سلامت  گلی سنگ کی ایسی نہشت  زمین و جنگ کی ہوئی سچ  لکھنؤ ال وقت کا کیا پڑ  کہ اسی کو گوتم یا جی بی پو  او سوخت پر کو کا فراخی  گئی سہاگ و بیست کئی جوان  خبر کی ایسی آئی جو ناگہان  اوس میں نہ ہا یہی ک سنا  لعینو نے بھی چکر لک کیا  ند آیا و نہیں کچھ بھی خوش  وہ بہر کی دین و کی غریب  گلی مار فی نعرہ مید سے  خدا فی جو جانا تو اس وقت  یہ کہا روٹھائی جو کوئی کی با  کہا قتل چپ کی کفر کو</p>	<p>ہوئی فتحی بل و چہ جوان  کیا منع عبد اللہ فی شہید  سہجہ لکھنؤ پی نہشت  جو تہ جوان ان سچا  ہوا جس زندان نہشت  بنی نیک لیل چشمان بود  قلم ہی حکمت ہی نسو سہ  خمد نو مقبول اسجا ہوا  بہت ہی سلمان تھی پو  اجل کی نگہ ہی چاند چا  تو کیا ماجرا دیکھی ہو  موسی جانی حرمو ہی کچا  کہ پانا مال باغ ہی کو کیا  نہ پاس کا خطا چھا گیا  نہ لاکھ لعینو تاب نہشت  گلی کا پنی تو فوج شتی  وہ کفر جانی کھو لک  گئی مثل و با کفر چھا  پہادی کو دیکھا نہ سوا</p>	<p>غفیت نہشت کو سب جانکر  ولی کہنا او سکا نہ مانا  لکھنؤ فوج اسلام  ہوا لکھنؤ کا جسم نہشت  دین تھا جو فوج و رہی نہا  صحا یہ تو چاک و نہ نہشت  یہ دیکھا جو ایسی ماجرا  یہ آواز سنتی ہی اقتدا  شہید و دین ہی کئی نہشت  صحا یہ تو چلی و سکا باوفا  گلی سنگ کی شہ نہشت  صحا یہی دوسو غلہ نہشت  کیا شہید و سکا نہشت  صحا یہی پو چھکرا کیا بار  جہان مجمع فوج کفر نہشت  کہا لاکھ پاس نہشت  کہو سکا و نہشت طوطی  جولہ سیات تینہ خا نہشت  رسول خدا ہی کی کار نہشت</p>	<p>تھی جتنی نگہبان کی پو  او تری پو کو دی پو  مسلمان لڑی جو نہشت  پہا بغض و لڑائی نہشت  کہوں کیا کہ جو نہشت  گلی پو چینی خون و نہشت  تو بہر کوہ پر جا کی دی نہشت  نہایت ہوئی شاد نہشت  جواقی سپر زندہ غیب  وہ تھی پو چھا و نہشت  ہوا جس زندان کی نہشت  اگلی کی جام شہادت نہشت  کی می مست و پابہی نہشت  کہا کیا ہوا نامی پو نہشت  و مان غیض دین کی نہشت  کیا قتل کھو کھو نہشت  نہ باقی رہی نام لک نہشت  صفا کو کھو کھو نہشت  تھی کو پو پو و سو نہشت</p>
--	--	---	--

که نازل شود این دلایع  
 غرض لڑکی و بخت کی نام کی  
 کہا سپر علی کسی کہ تم ای آ  
 غرض فتح کی او کو جاکر  
 نہایت جو بہت مشہور بناو  
 جو باقی ہیں و کیا غرض  
 جلا دنی پس کی برادر کی لک  
 دلا بہت معنی میں جان  
 تو دیکھا سبھی نبی تو دیکھا  
 تو غم ان کی مریکا کرنا ضرور  
 چنانچہ مدینی میں ایک یہ ہم  
 تو روضی چہ ضرور کی دل جا  
 کہ ناک کہ کیا تو یہ باجرا  
 کہ کیا ایک اونچی یہ پند  
 نہ در کوہ پہر نہ در بلخ  
 کہ ایسا نہو احمد مجتہد  
 غرض ایک قافہ مستحسن  
 تھی پر سال حقیقت کا دل  
 بہت شہین نہیں بل جو

کہا سنیں ہی شاہ دنیا و دنیا  
 کہ قدرت ہوئی فوج اسلام کی  
 مدینی میں جا کر شتابی آہی  
 علی مرقضی فی جود ہی سہر  
 بر آئی جو تھی و فکری دل کی  
 لی آئی مدینی میں پر وچو  
 جو دیکھی تو کہنی کی ہنس کا  
 بنی پر خدا تو بھی کرانی جان  
 دل و جان کسی فی ہنر کہم  
 پستی ہی ہنر سے نہ شیو  
 بدستور جاری ہی شیک تم  
 کہ کیا بدستور ماتم جا

کہ ان بعد کیا ال حکام  
 ملخ نستان خرد و دروہ  
 کہین قند لڑکیا افتوا  
 مدینی میں بونچا جو کیا پر  
 بہت کہ بہت کم بہت کم  
 کہلستان بہت میں دل جو

مادر کو تمہارے خدائی بہان  
 او سپر ہم علی فی سر جو کا  
 خیر فتح و نصرت کی دویر ملا  
 تھی بل بہت جو بہت بقرار  
 ازان بعد رفتنی بہر ملا  
 کہ کیا ایک اونچی ہی جی  
 یہ کیا تھی اگر بہائی شہی ہا  
 رسول خدا امجد وستان  
 تبا و سوقت کنی کی یون  
 زن مرید و زانی ہر دو کو  
 کسی کو کسی مرو کی دان اگر  
 ہوا قند جگ احد کا نام

کہ ان بعد کیا ال حکام  
 پڑا خطا کا یہل بسا  
 نہایت جو ستیا و در  
 یہی مصلحت ہے آپ کی  
 کہی کوئی جا کر جی سی پد  
 ہوا او تو یہ کہ ہنگام  
 اور اس سال فوج لعینان

فرشتوں کو بھیجا یا غور شاہ  
 کیا سجد و شکر کی کاوا  
 کہ کہ لہری کوئی نہ ولین  
 خبر فتح کی سکی بے اختیار  
 مسلمان کی لاشوں کو مدو کیا  
 مدینی میں ہی تھی اک نال  
 جو ہوئی تو کر کی نبی پر شاہ  
 جلائی مدینی میں یا غور شاہ  
 کہ تھرو کا اسم جو ہوئی  
 ہوئی فوج خسرو یہ آو و خد  
 ہوئی لغت کرنا مد نظر  
 طفیل محمد علیہ السلام  
 کہ آگے بیان دو سر جنگ  
 کہ جہان ہو سب یہ فقیر  
 لعینوں کو بھی یہ ہوا اندھا  
 کہ یہ جو سفیر ایک نزدیکی  
 کہ سنی اسی سرور کا شاہ  
 بہت خرم خور وہ ہوا  
 زیادہ ہی اخی خاتم اکمل



نہ ہرگز کرین جنگ کا قضا  
 غرض فوج کو بلانے ہی ہمارا  
 مگر جنگ کو تو ہم کھاسا  
 جو دیکھا پہنچے کہ تو ہم عین  
 غرض و کمال سال حج کی  
 تھی بہر لینا قہر کا عین  
 گئی اہل مکہ و مان ہوئی ہر  
 مسلمان کے احرام باندھنے  
 بفضل خدا و بار خدایا  
 آزان بیدار گشت خونیں  
 کہا جاتی مزار کفار سے  
 پسنگر خبر خوش ہوئے نہ جلا  
 نہ حضرت کی خدمت اس کی  
 تناسل میں ہی ہوا حبیب  
 انہوں نے لکھا غم بیان  
 چلے شہر کے سی تشریف  
 اب آنا ہی یہ ہے احوال  
 لکھا ایک اسی ہی ہوا  
 ہر جہاں جی فانی ہو گیا

مناسب ہو جا اسی ہوا  
 اوسیم نبی سوسے ہوا  
 نہ آیا نبی کے کوئی سنا  
 پی جنگ میں نہیں آتی ہزار  
 امام رسول ہو کعبہ چلے  
 یہ قربان ہوئی لپی تھی نام  
 تھی جو بنیم ملک پاشا  
 خاکی طرف لو لگا فی ہوا  
 لعینو پچھ عیب ایسا نہ  
 دیا بیچ و ریافت کر لیا  
 داس ہمت کی ہن حج کو  
 لگی کرنی پہر صلیح کی قتل  
 نہایت میں مجبور ہم دیکھی  
 رہی صلیح جنگ جلا ہو  
 ہوئی پہلی انھی امان  
 مایہی میں جا رہا تو ہو

پسنگر نبی دیا یہ جواب  
 ہو چکا و مارا آپ فی ہوا  
 سنبکا اور قوم کھاسا  
 تو شاہ ام اپنی لشکر کو  
 بہت ساتھ لے جایا جا  
 غرض پونجی ملک میں لایا  
 ہو چکا و مانہر پشیمان  
 یہ سامان جو دیکھا تو کہا  
 کہ بس دیکھ فوج شاہ ہو  
 کہ آئی تھی کرا و دیا  
 ذرا سہی نہیں نکلا کھاسا  
 کہا آئی امی سرور و جلا  
 ہمارے یہاں لایا مایہی  
 یہ سنگر چلے کو رحم کیا  
 پہر و جاسی مختصر جنگ  
 ہوا اس آئی کا شاہ تما

خبر بیان واقعات قلعہ خیمیر کو  
 اوسیم پیغمبر نبی اگر کہا

کہ نباشی جو تہا شاہ مار

کہ بتا ہی کہا تو جلا جانتا  
 لڑائی کا اوسنی ارادہ کیا  
 بہت تھکے آکر مسلمان ہو  
 پہر آخر مایہ کی جانتے  
 مگر اونٹ دینی ہی ہمارا  
 نشان و غنیمت لے لیا  
 ہوئی مستعد جنگ جلا  
 دل ہل کر دینا تھی اسے  
 کئی خود جو وہاں ہو سکے  
 غرض و فی دینا کر دیا  
 کسی کئی جنگ کی جلا  
 ہوا یا نہ امال مسلمان  
 مایہی کو تشریف لے لیا  
 کی سب معاف و فی ہوا  
 غویہ ملک و خیرات دیکر تمام  
 بفضل و عنایات لطف خدا  
 کروں کچھ بیان جنگ کی جلا  
 کہ جوت ہی ہوا سال  
 مسلمان ہوا اسی شاہ ہوا

وہیں پہنچا صلح پار کا حال  
فی سائہ اجاب عالم مقام  
جو دی ہی خیر کی شکست  
تہاک مرد و سونے وقت  
ازان بعد حضرت کی پہر طرا  
شجاعت میں بولت ہیں کیا حق  
بنی فی وہیں کلام خدا  
غرض جاکی سیدان کا وہیں  
مگر کافروں نے بھی حملہ کیا  
مگر اک ہی موی تہا مشہور ان  
ہوا متعدد بکری دھجک کا  
شجاعت جو دیکھی یہ وہیں  
دفاع تہا جو رفع و دوران  
کسی قلعہ میں تہر تو غازی تمام  
تھی وہیں جو ان کے چھان  
لکھا تہا بچی ہوا وہیں تہا  
غرض ز رعنا تہا و افصاح  
غلط سا شجاع و دلیر تھی  
بجز آل محمد علیہ السلام

ہوئی آپ کو شادمانی کمال  
کیا کوخ خیر کو با احتشام  
مع فتح پونجی و ان جیگر  
کی سات کافر جو حلال  
بلا کر یہ شیر خدا سے کہا  
جس میں ہوا ہونہا ہونہا  
کیا پشیمانی دم پشیمانی  
نہیں جو جوت مع ہی پشیمانی  
نہا یاز راز پشیمانی خدا  
نہایت قوی تھی پشیمانی  
پشیمانی پشیمانی ہی نام خدا  
حوا سونے کھو سورت گم راوی  
کہ تھی پست جس یہ آسمان  
شجاعت و کہا کر کیا نفس عام  
بنی فی کیا اعتداس و  
خراب اس میں کیا معاف  
ہوئی قہر باطل اسلام  
ہو ہی نہ پیدا ہو گیا  
پہا جسے دیکھتا تھا جو

ہوا پشیمانی قلعہ خوش نما  
نفس خدا پونجی خیر پشیمانی  
کشفید ہوئی اکی حیرت  
اوی پشیمانی و مدوری تم  
کہ تم ہوا و تہا پشیمانی  
مگر شاہ مدرات تہا حیرت  
ہوئی آپ لال چاکر سوار  
کیا دسی جو عمر و حیدری  
علانی کیا وارجو مع کا  
سہمتی تھی سہمتی پشیمانی  
اور اک واریخ و دھجک کا  
پشیمانی قلعہ میں جاکی وہ پشیمانی  
علانی و کہا کر کرامت تہا  
لبا مال و ز رلوت کفار کا  
اور اوس میں بی تہا کھوا  
چنانچہ وہ خط کستی میں  
بجائے میر تہا اسلام کا  
میں کسی کب میں جد اب تہا  
ہی اول و اٹھم کا سوار

کہ اس پشیمانی خیر میں کھی جہا  
حبیب خدا سوار انبیا  
پشیمانی پشیمانی و نو طر  
روانہ ہوا سونے کمال  
کر لالہ عین و پشیمانی  
کچھ اکی ہی و سونے کمال  
لیا تہا تہا پشیمانی و ان لقا  
پشیمانی سہمتی تہا تہا  
بہت سہمتی و گرو ز جی  
تھی اوس کاستی و سونے کمال  
و دھجک میں اس پشیمانی  
سہمتی اوی و لیسین حیدری  
او کہا تہا ز رلوت کفار کا  
مگر تہا تہا پشیمانی کھی  
دیا قوم کو اپنی لہجہ کی خط  
ہی اوس قلعہ کی باب تہا  
لعین و کھنڈی کا پشیمانی  
میں اک جان قاتل تہا  
ہی مختار کی لکھ کا مختار

در بیان شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام		
<p>شہادت کا اہل نبی پر کیا حق جام و حدیث پادشایا کہ را خدا میں شہادت نام جو گشتی میں مولانا علی غفر عطا کی تھیں جو بیکوہیا عالم شجاعت کہ چلے ولی ایک رجب جو باقی را کہ حضرت طہیسن عالم مقام شہادت یہ سبطیکر چوٹی شہاد جو خفگی شہی سولہ میں گاہ اس جو شرح الم حرم کسب غی و قدر ام</p>	<p>کہ تاملوں حال شہ کرنا کئی یا نسے پیکر شہاد کا جام اوسی سی بیکوہی کرنا زاد و مہی تاک بیکمان بوال خلیا را شہا ہی جبر شہادت گشتی میں لیا بعینہ شہی شکیل غیر الانام وہ گویا شہاد و پیکر کی حسن پر ہوا و سکا افتخار ملک جن انسان سلطان روان ہسک کہ گویا شہاد</p>	<p>ہی اظہر من الشمس زکریا اب نوال کا تیر ہوا شہاد رویت یہ کہ تیر میں را وہ سب بیان جمع کرنا ریاست افضل شہاد کا افضل عنایات شان شہادت ہی قوم آول غرض و نور و جی یہ کرنا شہاد جو خطا ہستی کوئی دلون پر ہونکی یہ حکم چرنا اگر چاہتا تو اپنا پہلا</p>
<p>خداوند عالم نے بس خاتم یہ حال شہی و ان ملک کہ حاصل ہو یا فیض شہاد خداوند عالم فی جو خوبان عطا کیں جو اگر بی ختم شفیق ام کو علیہ السلام عطا و جی میرے بنی کوہ خفی گشتی میں جس کو جی دسر کہی حق فی ان صاحب کو عطا ہوئی نعم وہ حسین علی کہی سے یہ حد بند بیکوہیا تو خفی شہاد کا کما ہوا</p>		

در بیان شہادت حضرت امام حسن علیہ السلام			
<p>پلا سا یاد و می زغوا          امام حسن کی حرم عبد نام          اسی طبع پر اہل شہاد          یزید لعین باس کر نہال          کہ میں بچا آجے ابنو فنا          سید خاندان گما لایج تھے</p>	<p>کہ اسرار خفی ہوں مجھ پر          تھی اک بنت شہاد شہاد          دیاں جہر تکو ہو کر نہال          کہ عقد مجھے اگر خیاں          کیا میرے کئی شہی کو ہاں          نظر ایک جہوت وہ جج</p>	<p>کسی پر تہا یہ معنی کہلا          یزید اور عبد شہاد          شہاد نہیں انص جو جہاں          دیا اوسی اس بچا ہو آ          اس طرح کوئی اگر دہر          او سپرد تو با نہ پیکر اپنی</p>	<p>رسول ادس اگر دہا          کہ میں اپنا شہاد کہ نکاح          تو جو دہر ہو جہاں اپنا          اوسی روز و وقت سلیم          کہ گیا مرے دل کی گشت          بلاکت پہ سیر مری تھن</p>

محبی جان دنیا کو را نہیں لکھا ایک روئی ہی برلا علیل آپ چالیں بس قریب آجا بس دم دم قتال کہ اچھی ہائی یہ جھکوتا کہا آپ نے ان اسیدم ہی اگر میرا قاتل ہی دہی نہیں وگر وہ نہیں قاتل جان مر خدا کی کیا تمہا کیا دل عطا سن دیکھا جس جہنم ہی شہادت کی تائیں میں نہیں کسی نے لکھا تھے پوری پک سہینا تہار زور چھو نہیں یہی اویوں ہی لکھا تمام ہی نالہ کنان بے انداز	تجی گم میں لائیکا یا نہیں کہ زہر فونی چہ رشہ کو یوں ستم روز اس رضی کی ستم تو اس وقت کا یوں ہے حال تجی زکھری یہی ہی ہوا میں مارو گھاٹیکہ وی لک کہ چہر ہی سوقت اپنا نہیں تو میں جہنم جاتا ہوں کہ اپنا جگر کٹاری کٹری ہوا ربیع اول و پہلی ہی سن کہ ان راویوں کا ہی لکھا ربیع الاول و پہلی ہی سن تھی تاریخ پندرہ جون یاقین کیا بسکا مذکور بالا تمام ظلم روک خام لکھ نہا	غرض میں دنیا کو رو گئی کیا پانچ بار ہی مطلق اثر کہ کٹاری جگر کی آواز تو کیا کہ تشریف لاکر دین پرین کہا آپ نے آج ہی تم اس یہ سکر حسن کہا یا حسین تو بلی کا ہی لینی والا خا کہ سیر لہی ہی ماخی لالا شکر کے ایذا کی ہرگز نہ کہ دنیا فانی ہی حضرت کسی نے لکھا ہی ای دوستو جہان میں جن جیت تو کہو کسی نے لکھا ہی کہ شعبان اسی لکھی ہی چاہی ہی میں جو مفتی شہادت کا تھا	وہ کجست انکسوں کاتی ہی چہی بار آخر ہوا کارگر نکلتی تھی دستوں شام بجا لگی پوچھنی تھے ہاں شہرین زمانی سی کر دو کی کیا لک کر صبر لازم شہرین ویر سہی خود وہ لیگا سنا باخدا کسی کو رو قتل تم گلیا نہ در پی ہو خود کسید طہر ہو باغ جنت میں جان نزن تھی وہ لبت تم سفر کی سنو تو کہتی ہیں جوری کی سن ہاں شک و پند ہوتا ہی کہ عمر عین کا قصور کین ہوا ختم یا نئے بفضل خدا
---	---	---	--

در بیان اقسامت کر بلا سہادت حضرت امام حسین علیہ السلام بطریق جہر

پلاٹ ہا ساقی شہر ہکا کہ اگر دن قتر جو تہا مینہ کا ہوا ظلم و سکو کہ فوراً توجا	کہ لکھنؤ میں ظاہر شہاد کا خدا سی کہ کوئی سن انجا حصوہ صباب شہہ انیا	روایت یہ کی ہفتی نی ہا کہ مچکا اجازت دے میری غرض وہ ملک حبس خلا	انس اسے سب نیر مینا تو جاون مین و شہ ویر محمد کی خدمت میں حاضر ہوا
---	---	---	--

راستی سچ بولنے کے ہیں	رسول خدا کی جوتھی زور پڑا	وہیں آگے خضر کے کشت پہ	گلی جو مٹی خوب سب بیکر
دشمنی یہ دیکھ کر پوچھی بتا	کہ کہیں تو امی سرو کاٹا	ہست پار کرتی مین انکو جتا	گلی کہنی ماتیں رسالتا
کہا پھر تھی فی سرائی بجلی	کر گئی انہیں قتل دست پڑی	اجازت اگر ہو تو جا کر دانا	جدا ہو گا جس سے لڑکا جانا
اوشما لاؤں تھوڑی سی بھٹی	یہ سن کر گلی کہنی اوستی بجلی	خوشی ہی ہمارا اسیدم توجا	وہ مٹی وہاں سی دھما کر آ
غرض ہوتی لاکر جو وہاں کشتا	وہیں ام سائے جلد سی	اور اک اپنی ٹوپی بدو ج کشتا	رکھی باندہ برکا شفاں دوبا
کہا ایک اوستی سی بڑا	ہو کر بلا میں جو یہ ساخا	اوستی کو لکر ام سائے جب	جو دیکھا تو کیا دیکھا کہتی پڑ
یہ دیکھا کہ مٹی ہی ہنر بیکر	نہایت بڑی دیکھ کر دیکھ بیکر	روایت حسین ایکجا بھلی	کہ حضرت علیؑ فی وقت ابل
اڑائی میں غصے کے سبب نین	کہا ستایہ کوئی کی مدین	کہ نام اسکا بھی منکوم نہ لیا	نہایت سے یہ جای کر بٹا
شہر کر لاکا یہی ہی مقام	یہاں ایک راجہ دیکھا قتل عام	جی صفیں خام ملک مسخ کا نام	کہا رہی یہ دیالکی مٹی مقام
وہ دیکھا کہ یہی نام بکا ورا	حیات اوسکی پیکر کی مٹا	قرب و سکی ہی کر بلاج پڑا	زمین اٹکی ہی فتنہ ناسچ پڑا
یہ بیا لیں اور ملوں کے	بلا شک سر معرکہ باپ سے	تین چری سنیسین سر مرقشا	اڑی جاکی صفیں میں بڑا
بلا شبہ ہی سبب تمام	کہ جس سے شہاد کا شہر تمام	مفصل سزا شہا دکی وجہ	سار سرتی گویا دھو جیت اکی

طلب کروں نیرینہ معون	بیت خود ارا م حسین علیہ السلام کو	چ حضرت اماہ از عذرا	کہا رہی راہ سدر و ملکات
کہ جب تخت چاکی بیٹھا نیر	شقی تہا نہایت غصہ تھا	بناشاہ مرد و ملکات	ہر اک ملک میں اوشی لکھا
رجب کا مہینہ تہا پچھلے سال	تھی سنا تہہ چوکی وہ لشکر	غرض جہت رعبہ خدا دیا	غرض حکم چاکی نو چوکی
کہ بیعت سی با کرین قبول	نہیں موج کا لاشک غصہ بکھل	یا موندن لکھ لکھتے پیچہ بول	کہا وئی کرین کیمیر بول
مدینی میں مل تہا اور ملک	گیا پالوسکی ہی حکم نیر	کہ بچ مدینی میں سطر بول	جہت اکی میں ہم نورین
غرض اوسنی جاکر وہ حکم نیر	کیا غرض سبب ہی بل نیر	گلی کہنی سکتی یا و س خیر	تو لکھ پہنچ ہوئی یا وہ طو
وہ مرد و فاسق ہی اور لڑائی	کرین دیکھ بیعت کا کبی	نہیں کہوں نہا بیعت بول	

غرض کی حضرت اے کو چو  
غرض کی علی ملین و شام  
کی کی میں شہر میں جا کر امام

کیا کوچ کہ کی جانب تھا  
کیا شہر فی سندھ میں جا کر قیام

روایت یہ کہ ابویہ بھی  
جب حوالہ یہ کو فیروز مسافر

وہ تاریخ چوتھی تھی جس کی  
تہ و ن سب ملکر کیا شد  
ملکوں کی خدمت میں نامی تمام

نامہ مافرستادوں کو فیروز خدمت امام علیہ السلام عرض تشریف اور سی

غرض اے جان و جان و جان و جان  
کرنگی فدا جان و جان و جان  
خطہ طائی پونجی و جان و جان  
ما جسک مری شہر کا جلیل  
جو پونجی مان سلیم ارجیل  
کہا لایون ہی پیشیا  
لکھی مہنوں چل اور سی  
نیز لیس کے تھو بیات زیر  
بریا علی تفریق نہ ہر گریا  
نیز لیس کے کہ انہیں و کو  
جوئی کی تاب عیا علی  
کیا و لیس مفرول نہ کو جو  
مہن کا تھا حاکم نامو  
کہ راستہ کو جو لیس کی سیز  
پونجی تھی و جان و جان

یہ مہنوں خطہ تھا ناہیا  
رہنیکہ اطاعت میں حال  
تو اس وقت حضرت بی چہا  
کہ کی کو فی کو سلیم ارجیل  
کی چہی کی مختار کی سیز  
کہ تھی اہل کو ذو بار و بار  
کیا سب سے بیعت پیدا تو  
صحابی تھی نعمان ابن شہر  
مگر حال نامی میں بار الکہا  
اسی ایک مہنوں کی خطہ  
جہا تھا کہ تھی اہل کو ذو  
تو حاکم کیا و یا کا مرانہ کو  
چلا و لست نہزل بمنزل بر  
جسکے کوئی سب سے حسین  
کیا اہل کو ذو فی حبک سلیم

کہ تشریف کو فی میں لایون  
غرض اتنی لکھی تھی خطہ کو  
چھا زاد وہاں جو تھی آپکے  
کہا خطہ پر کہ کو فی و انکو  
یہ سب سے ہوی جمع سب کیا  
کہا ہی کسی شہر و شہر  
خیزب ہوی اسی نعمان  
اوہوں بہت کو کو کو کو  
عمارہ مہنوں تھا جو اہل  
کہ آئی میں یان سلیم ارجیل  
کہا خطہ میں حال نعمان  
عبیدہ مہنوں اسم ابن یار  
یہاں شکوہ پونجی جو و کو  
بنایا جو اپنی کو اسنی امام  
لکھی کہنی سب سے حاکم

جمال اپنا مہو و کہا جنس  
کہ گنتی میں تھی کیا کو پونجی  
کہا انوی کو فی کو اب چھا  
کہ دینا ضرور انکو مقم سب  
بی بیت سلم باوقار  
کہ تھی اہل کو ذو و شہر  
کہ حاکم تھی و شہر کو ذو  
کیا شہر بیعت ہو کر خفا  
مہا اک و سلیم ارجیل  
کہ و قتل کی انکی جلد بیل  
اسی پہرہ اوہی جانی کیا  
نہ ہوئی یہ لیس ہی خوب  
پہنکر بدین لیا چھا  
چلی پیشانی کو خفا و عام  
مبارک ہوا یہاں اچھا

برائے کہ پونچا وہ کو فیروزی  
اسی ہی چہا نامہ اپنا لیں  
کہ اول جو خان حکم پھریان  
حکومت کی پھر مدد مجھی  
ڈرا یا بہت کو فیرو کو تمام  
بیاعت کو مسلم کے برہم کو  
پڑ لائی تانی کو جا کر وہ  
خبر یہ جو مسلم کو پونجی نہ تھا  
اوسوں کے لیا کہ یہ نہ سکا  
کہ سمجھا وہ اپنی کو لوگوں کو  
جماعت سے مسلم کی لاش کا  
کہا پھر کہہا ہی یہ مارجا  
فراغت ہو بہت پہلے سلام  
نہ نہ فرس غمخوار کوئی نہ  
کہ اس وقت ہا کہ مان ہم پر  
غرض پونجی ملو عد کی گہر پیرا  
پلا یا جو کیا ماروئی نہ  
یہ سنتی ہی سلم کو نہ پار سا  
سماوت یہ اپنی کوئی نہ

جہاں حال کوئی تھی سہی کی جا  
یہ کہتا تھا پھر میں جن پر  
وہ مغزول بائیں جو کیا  
اگر نہ کہ کچھ ٹھکانا کو فیرو  
ہر انسان کو جتنی تھی غلام  
کئی حیلہ کہ سبے جا بجا  
کیا قیاد کو کو دمان سب  
بلا یا جماعت کو اپنی نہ تھا  
جہاں قید کوئی نہ سکا  
پہرین یہ فاقہ سے نہ  
رہی شام تک پانہ سو نو جوان  
کہ کوئی کی سچا میں سلم نہ جا  
نہ پایا کسی مسجد کا قیام  
رہی ساتھ رہا ایک ذات  
گزر آجکی شکیان ہم کر  
کیا اوس سے پانی ملا لیا  
کیا اپنے اوس پہر پیرا  
گلی کوئی موجود گہر ہی مرا  
اور اب گلی ہی پیکایت ہی

غرض یہ بھی کہتا تھا اسی  
سہی کی سب سحر تو یہ ونسی کیا  
اب تک جا پھر پیرا کہ ہم  
یہ کہتا کہ مانا ہی سند پونج  
کہ آخر زبانی ہی تقریر سے  
محمد بن شدت کو بیجا و مان  
رہیاں کو کو فیرو ہی پیرا  
ہوئی جمع اگر دوسری نہ ہا  
لگا کہنے یہ کیکہ ابن یاد  
غرض ان کی سچا کسی نہ تھا  
انہ پہلے جو احب تھی قہیا  
اور اوس میں خبر کی نہ تھی  
کئی ہماک حاکم کو اپنی  
جو نہ ہا رہی سلم نو جوان  
خیال اپنی جمیع کہ کہ ہو  
وہ عورت تھی پھر نہ تھا  
کہ اس وقت کہ سیر نہ تھی  
غرض ونسی مسجد کو گہر میں  
کہ نہ تھا نہ اوس کا کوئی نہ تھا

کہ مطلب ہر اپنا نہ ہوئی  
بلا کہ یہی کو فیرو نہ کما  
وہ رہی ہوا اور میں ہم  
غرض نہ تھا کہ اپنی کی خوش  
ریا نہ فرودال نہ تھی  
کہ تم جاوا اسد مع صبر  
کیا قی سبے اور نہیں  
مدد کار سلم کی باو لگا  
رہیاں کو کو نہ ہی مانتا  
کئی چوڑ سلم کو کو نہ تھا  
سچے سچے نہ ہی نہ تھا  
بہی پانہ آدمی نہ تھا  
فقط آپ مسلم الیکہ نہ  
ترود ہوا کو کو تیرا نہ  
پیرا و سچا ہی نہ تھا  
وہا اکپلا و سچا ہی نہ تھا  
جو وہی کو کو تیرا نہ تھا  
مخالفت سہی کہ کہ تھی چہا  
محمد بن شدت کا نہ تھا

خبر آسنه دلی پرتو آقا کو با  
یہ سنتی ہی وہ ظالم و جبار

کہ مسلم کا نہیں یہ سچا  
بلکہ ریشہ جو سوسے لگا  
یہ سنتی ہی اور بیخونی بجا

اور سوقت دکھ فرید آباد  
کہ تم اور اشعلی جی جاوید  
کیا طوع کی کہ کا جاکر صفا

سبا خبر اسکا شاہین یاد  
کہ قیام اسلام کو کرا لا و جلا

بیان شہادت حضرت مسلم بن عقیل معہ ہر دو صاحبزادگان رضی اللہ عنہم

یہ دیکھا جو سلم نے پرتو عجم  
گلی مارنی کو فوجیہ گورمان  
محمد بن اشعث نے دیکھا جو مان  
لگا کہنی سلم بنی انکسا  
چلی اور کسی کہنی نہ شیر  
کیا جلی ہی سرورنی سیکا جلا

کہ بلو اسوا اطلالو کا عظیم  
تو کہ وحشی سب لالان  
کہ انسی لڑائی میں جم لاس  
میں گزرا دیا نہیں شیر  
لیسی ساتیہ بیٹو کلبی ختیا  
نہ آیا ذرا خوف قہر خدا

نکل کہی طوع کی کہنی  
کیا دم میں کہتو کجاو لکھ  
نہیں ہوگی کہ کسیر طوح  
بلاتا ہی حضرت کلو ابنی یو  
کیا لیکم مسلم کو دانی نہا  
پرورنی او سلیم ایک

ایا لکینج تلوار کو ایک با  
ہوی ہر تو سرور و خوش فکا  
کہ میں یہ بنی ہاشم نامو  
بی صلح فی جہنگ و فساو  
جہان تہا وہ مہر و ہاشم  
کہ نامی کو بیج علی جوید

روایت

روایت دوم یہ اسطرح  
اور سوقت مانند شیر بیان  
لڑی پ و نی بلا خوف و باک  
جری ہر نہایت یام خدا  
جری انکی تہی خانمانی تمام  
لگا کہنی یون اور بیخونی نا بجا  
دغا کر کے دو لگیا آپکو  
کہ سوقت سلم علیہ السلام  
یہ سنتی ہی جلا و مہر و بی تمام

نکل کہی طوع کی سلم جان  
کیا دم میں کہتو کجاو لکھ  
لڑی اسفہ کوئی یہ مقدر کیا  
شجاعان شیر بہتین بکینام  
سنو سیر کہنی کو ابی مار  
جہان تہا وہ ظالم انشین  
کرین انکی در پر زار بیجا  
کیسی اپنی تلوار کو بی تمام

چار فوج اعزاز میں ہو کر لیر  
ہوی کہتی زخمی کہنی کہنی  
جو فرزند اشعث فی کجا جلا  
کیا اورنی ہرگز نہ قصد نہا  
نہ مجبے لڑائی کو دم ہرا  
ہر تہا جو دل کر ویدناو  
دہرین و کسا کشت لینا جلا  
کڑی ہوگی در کی عدو نو

چار جہ طرح کو سفند قرین  
گلی کہنی تاسیر و بد کہر  
کہ میری بنی ہاشم خوش نصیب  
جکایا سر عجز نامو ہوا  
کہ اب چاہتا سر عجز نہا ان  
کہ تہا یہ ہر ایک جلا  
نکر نادر الامین ہر قصو  
شیر فکی نہ تہا نصیب



<p> هروی وارو او سچا و سدا  کیا و اچلا دانی ناگمان  گنجی چیت بهی سی سوی عدم  سوی او کی شجده بزم سحر نام  طمع دار ایسا تها و احوال  پرا یا اوی گرد تها از حرم  و ده سن سانه چری تھی احوال  چلی سمت کوفه جناب روض  و ده تاریخ و خجده تھی آستون  کعبه پوچی کوفه سیر سلیم حرم  تدی آری زو سکی و دیو سی  تو کما یه کنو سب جی سیت  کیا نامه بز نامه لیکر و مان  کیا اپنی چلی کا سا جان  و ده قدری جو شهور تها و دیو  سستی تھی خبر سی آستون  امام خاک کی بیلی ایسا حال  کسی کو نیابت معلوم تھی  کرین کیا تہ لاف تھی تندی </p>	<p> ترتبا اقم بختا و بین قوتنا الحکوة و انشجہ بر اقامت  اجل سی کیکو کمان ان  کیا پیدا و سکی یہ تازہ تم  او نہیں ہی بلا تها و حال  گئی بھول ما و سکون خدا و رزل  کیا سبے ہیسات کی ظلم عام  سوا جبکہ کوفی میجی ماجرا  رحول خدا کی جو تھی توت  سوی تھیک ہی کچھ تها و چین  بھولی او کی حکوم کوفی و ان  قدم لین بارت کرین شاک  امام دو عالم شہ مشرقین  اوست پڑ چکی جب نام تها  بھوی مانع کوچ احباب  و ده قاہر جو تها و تھی فرین  شہادت امام زمان کی تھیک  تھا کوئی سامان چیت  کہ ہی اس سفر میں لکھی  نہیں کب جدا ہوئی شری </p>	<p> یہ آید تها روز بان بار بار  بھوی خون سی سبج چیت  و ده نور البانی مان باکی  شہید و بچو نکو اونی کیا  چرا کر لعینوں کی کف  سستی تھی تھی تھی تھی  اوسی روز کھی سی کی نام  چلی جبکہ کھی سی شاد جهان  سیر کو نیل سی جو سبنا  جو سستہ کی تھی کھان  کہ پیر آری زو سکی کوفی تها  سیان آپ آستون ابلا  کہ کوفی کا کیے سفر بلا  ابو و اقدیشی مقبر  کہ تھی صحابہ تھی و الامان  کہ پیر کوفی و الی بیت  نکستی تھی سامان تها  رفاقت کھی کب باز تھی تها  چوستہ میر کھی تھی تھی </p>	<p> یہ آید تها روز بان بار بار  بھوی خون سی سبج چیت  و ده نور البانی مان باکی  شہید و بچو نکو اونی کیا  چرا کر لعینوں کی کف  سستی تھی تھی تھی تھی  اوسی روز کھی سی کی نام  چلی جبکہ کھی سی شاد جهان  سیر کو نیل سی جو سبنا  جو سستہ کی تھی کھان  کہ پیر آری زو سکی کوفی تها  سیان آپ آستون ابلا  کہ کوفی کا کیے سفر بلا  ابو و اقدیشی مقبر  کہ تھی صحابہ تھی و الامان  کہ پیر کوفی و الی بیت  نکستی تھی سامان تها  رفاقت کھی کب باز تھی تها  چوستہ میر کھی تھی تھی </p>
--	---	---	---

ہو گو کہ مانع بیت یکنا  
کہہ لہی ہی بیانی سنا  
بہت ہوگی کہہ کی بجز تھی  
سواس قتل ناجی کی جیتی  
نہیں چکا بظہور زمانہ

غالی کیسکی بھی حضرت ہشت  
مکر رہا ارشاد شیر خدا  
حرم مبارک کی بیگنی  
موت خانہ کعبہ کی سوچی  
نہ رو گو کہ اللہ ہی پوین

کیا باکہ ارشاد بیہاد ہستے  
کہ کستی تھی پیغمبر انور جن  
ہی بیگنی ہی عطیہ الہی  
منظر یہ یہ ہوتا ہی لکھنوی  
سب جہت چاہنی ایسا کلام

شہ کر بلا محو اللہ سے  
کہ باعث اک شہیدی کی ایک  
کہ قتل اک جوان کعبہ میں ہو  
کہ شہید وہ شہیدانہ شہید  
تو رخصت ہوئی لگی پر لام

تشریف فرما حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ از مکہ معظمہ جانب کوفہ و ملا فی  
سند ان فرزدق شاعر در شتانی راہ و خیر شہادت حضرت مسلم یاقین و یوسفائی  
محمود کوفیان و ترک رفاقت آمہار با سنے فرزدق شاعر

سلطنت ہی کی سی اجرام  
دو تہائی اہلسنت خاتم  
کہی شہ کعبا یا عباد امام  
ریا اتہ پرند کی پوین  
کئی کئی ہر شہید بکر و بر  
کہ پیرا ہل کو نہ بظاہر  
ابھائی ہو جو برضی کعبہ  
نکلی کہ ان دراز لیلہ نہانہ  
کئی کن مسلم کے سب اقربا  
کریکی رتی کوئی تبسم  
کہ پو ہی خور نہ کی

پلی ہوگی خوستہ کنگنا  
جو حضرت کی تھی سادہ الا  
پہنی آپ کے کوئی دالیم  
کئی پوجنی اوس شاہچرا  
کہ لوگوں کو کس حال چو کر  
اوچوچہم باطن کی لکھن  
جو چاہتی کہی امام ہوا  
مکر وہ ظلم نہ چکرانہ ہاند  
کہہ امی بعد ختم رسول خدا  
ویدا ماری جا بگئی جہا امام  
کہ دور سامان تختہ انیس

بیاسی تھی کل دلی فکی تہا  
غرض اہل بیت کو پہنچی خبر  
کہہ آ کیا توجی امی باخدا  
کہہ آ کہانی تھی ایچوان  
تو آتا ہی کہ یہ فیصلہ  
کہہ آ کیا کو حضرت کہہ پائین  
کہہ آج کیا توفی ایچروین  
فرزدق ہی حال جہا شہ  
پہرنگی نہ کہہ طرہ تلک  
سنا اونسی شہی جہا کلام  
تمہارا جو ہی حال نہ چال

کئی لگی ای ذوالفقار پتو  
کہہ آ کیا لکھنوی مسلم  
کہہ حضرت کو شاعر فرزدق  
کہہ اوسنی کوئی شہی ہر  
کہہ اوسنی شہی امام  
مگر تھیں آل کعبہ کے ساتھ  
تقنامی الہی میں جہا نہیں  
وہیں قصہ پر شہید شہی  
لکھنوی ہی بر لکھن  
کئی اونی کئی جہا ہا  
نظر کیا ہی جو رضی ذوال

پشیمانی و دلفین و کوس و کوس  
 بہت سارے اوتے کو بہت سارے  
 یہ جگہ اس آج کی کوئی  
 نہیں جا کہ یہ سخت مجھ پر  
 بہت کوئی کی کہ خطہ  
 شہر کی یہیں سے یہیں  
 بغیر کسی یا باہم نہیں  
 ملاقات کا اور کوئی کوئی  
 اگر چہ دوں کی یہیں  
 غرض یہی ہے کہ  
 سہ کوئی جانا نہیں  
 عمر کی تاریخ سے  
 جو خدا میں حق ہے  
 یہ فوکی اور شہر  
 کہا ہی یہ جگہ  
 کیا شاہی جگہ  
 سناہری جگہ  
 سحر کو جو دیکھا

تو میں ہی کرونگا۔ تیرے سفر  
 قضا اور نرسوئی پی پڑے  
 جری جگ جو آفت رنور  
 صبی ہی یہ فرائض پڑے  
 کسانکشا بادہ دیوان  
 تیرا ہی پرین نام ہی فرور  
 سوی مکہ جون جگہ سی  
 پروں کو فی کو حکم حکم  
 چہ پر نہا ہی یہ اور حال  
 کہ علی حال حکم پہ اسکا کینز  
 رہی دریا غیر پر کینز  
 او ترنا گاہی سی اسکیز  
 سن کہ کت تھا پر کینز  
 کہ نام اسکا شہر کینز  
 اوتار سہا سہا پینز

روایہ  
کہ فوجیں بھی پونجی میں آئیں  
اوشی بہوئی و فی اشی  
جہان چلی تھی پھر ویر

یکا کشته کر بلا سپرد  
 ملاقات صریح و سحر آمیز  
 یکا کشته شدی شکر کلا  
 که درین آید بپوشان و دل و کلا  
 یه سنگ کلا گشتی شاه و جلا  
 جوغم اینی سحر و قانم جو  
 که اسرارنی محاکو و نیز سحر  
 نهایت بجا کیا این نه یاد  
 که بدین ساهتیک نیز اسرار  
 خدا جانی کردی و سحر و سحر  
 یه سحر اینی چرخ حساب ادم  
 سحر و سحر و سحر و سحر  
 کسی چای و سحر و سحر  
 یه سنگ کلا گشتی شاه و جلا  
 سحر و سحر و سحر و سحر

کسی طرح کسی چکر کے ساتھ  
چلی رات بھر تہ لیکر سپاہ  
کیا تیسری اس طرح ہی تھم

معنوی شادمانی و پادشاهی  
 شرف و جلال و کرامت و  
 ملاقات حق تعالی و  
 شوق و اشتیاق و  
 نهایت محبت و  
 تو کو کوفه کو چلن و  
 و کلمی و  
 تمیز و  
 یہ سب و  
 نہیں  
 کہ  
 کی  
 یہ  
 کہ  
 فرو  
 کہ  
 شب  
 علی  
 پری

شبناش سپهر نور زلفش  
که نینیب کرکته می بیند اگر  
که تیرج و دعد می بیند  
امام دو عالم را که با یه خوب  
که تیرج و دعد می بیند  
شفا عتس میر بدج و دم  
زمانه نهایت است اسکا تیر  
تری با یایان که تیر منظر  
نور و خف و تیر جی است  
یه تیر که حاجی نشیر با یزا  
شوش سلطان الانرا  
مناسبت سوچو تو انعام  
کیا نامه چه بیان جانست  
بهم اپنی لشکر را و سنجی  
طبع دی سرا فانه سیر  
و ده مرد و دوما اسقیر جیا  
بدر و حص دامین و اسیر  
و ده آوگر کنری پیر یاکو  
محرور که تیاج تیر تیر

سحر کو دهر کی نو چرخ  
و یاتو تیر تیر چه خوب  
یه تیر شد و قتل کشمکش  
که تیر تیر لای سالک  
یه دشمن پیر رچی تیر  
حاکم تیر تیر تیر  
که تیر شهادت تیر تیر  
سبیل جنان تیر تیر  
عطا صبر و یاکو  
اسی جوا و صبر که ناعطا  
که وار و جوا خطا بین یار  
که رویت تیر تیر  
یه کمدی که دوعین کیم  
بی قتل سبط رسول خدا  
که تیر تیر حکم ملک  
که آما دقتل حضرت هوا  
روان و فوج لیکر کثیر  
او تیر تیر خیم تیر تیر  
که آما و دان ابن سعید

یه نوبت تیر تیر تیر  
تو تیر تیر تیر  
که تیر تیر تیر  
چراغ تیر تیر تیر  
که تیر تیر تیر  
تو مظلوم تیر تیر  
تیر و تیر تیر  
و تیر تیر تیر  
خدا یا یه میر تیر  
او تیر تیر تیر  
یه نامی تیر تیر  
امام زمان تیر  
که نامه تیر تیر  
کیا افمنوج تیر  
شده که تیر تیر  
حکومت کو تیر  
یه تیر تیر  
تیر تیر تیر  
تیر تیر تیر  
تیر تیر تیر

نه یاتی تیر تیر  
هو تیر تیر  
که او تیر تیر  
یه تیر تیر  
مکر و دزدی تیر  
که تیر تیر  
یه تیر تیر  
و علی خدا سی تیر  
میری فاطمه کاهی تیر  
یه سمجی که تیر  
که ای تیر  
و یاد ال نامی کو  
هو تیر  
که تیر  
امام تیر  
چراغ تیر  
که تیر  
شوش تیر  
کنار تیر

بهره منی استیقت کیان کشتی  
 کرون کیا میان و کمالین  
 لگی اوس کشتی ده تا گمر  
 یکا نظام تیرای اوس الفص  
 شفیع دو عالم کو کسطر تو  
 کلاما ایک اوسنی اتی شفی  
 که کوئی کسی کی کر پیچ  
 که او پنی عمر اوستی جوان  
 که رستی دین فواج اعلا کین  
 کیا سب مجروح عباس کن  
 ننی کو ذوقین لوگ سلیم کتا  
 و سی محمد ابن سعد لعین  
 رویت ہی اعدا جب طار  
 کہ ان تین کارنویں کیا کہ  
 ویا یہی جگہ مجکو پیش نید  
 و این یا و لعین تہا سخت  
 نہیں تو انہیں قتل کر دیو  
 تسابل مین ہی تیر نقصان  
 تو پڑ پڑ ہی خط کو دریا

ہوئی مانع آب ریاضت  
 ہوئی پیاس بجکے تیار  
 کہ افسوس تیری سلام  
 پیاسی پیرا امین رسول  
 قیامت کو اپنا دکھا بنگار

سیان کنگ سیلیت نام  
 کہی اک صحابی باذن امام  
 سگ بنوک دیا سپر  
 سبھی تیرے قتل کچھ کین  
 کہ مارا دے سسے سچ یہ ہے

روایت

ہوئی تگ تیل بیت امام  
 بنی حیطرچ پانی لاوینا  
 ہوئی مانع آب و سر کرم

یہ رہائی سی ہوئی ششہ کما  
 غرضن دہاندر عالی جھٹا  
 لگی زنی عباس و ولید

روایت

مکر رثا یا تمہا بیعت کو نا

کہی بھی بہت کو نامی تم

روایت

نیمہ مین پانی کو جانی پا  
 کہ دی چوڑ مجکو دیا لگی  
 جو چاہی کہ تہا چوڑ پل  
 لکھا اوسنی اسکو کہ شوریہ  
 کہ یہی چاہی مینی تہی خجک  
 مین چوڑ گاتیری جگہ سو  
 طلب یک فاصد کو او کو

کیا شاہ فی ایک نامہ تم  
 تو مکہ کو مین مانی جاوین  
 پیجا زخس سی و نہاد  
 کرین شدہ جو عالم کی میت  
 نہیں صلح کر سکو پہاچ  
 جو واقعہ جو خط شی نہا  
 کہ باجلکہ کو یو شہ وین

سچ پیاس کنگل و رشک  
 قریب سپار افواج شام  
 بنی زکریا آب بتیاب پون  
 قیامت مین ہوا حادار  
 دلی چوڑ و کون کسطر ملک  
 کہ پیاس سی یہ خطا و بی  
 کہ عباس تہا او پنا و کلام  
 کہی لیکہ لوگوں کو سچ و در  
 کیا ساتھ و انکار و کشید  
 روایت یہ ہی دوسرے سنو  
 کہ مین پانی تابع حکم ہم  
 پانی خجک کی سو و شاکین  
 سویا بن سعد لعین شرم  
 ویا اور شدہ و کو سو کلا  
 لکھا اوسنی خطا سو مین  
 تو کیا اس تہی اوسنی  
 تسابل سی ہی فائدہ کیا  
 کہ اس طرح لکھا تہا مین  
 بل یہ دیر بیت مین چنی

که میخیزد ز کف کجی مستلا  
همی بهتر می آید سبب  
بهر حال رفتی به پلای پرن  
کندی گرد خیمه کی خند غم  
که خند قین بن لکڑیا کج  
پڑ پی سطو شاه ویر نه  
کجا بیصورت کجا اپنی بیان  
جوسب طرکی تخم جوت  
ربیکا کوئی هم سبب ایکی  
فدا تمپه یولی شیره شیرین  
بزدی جو لرنیکو آیا کوئی  
تبا که ک پرن سبب ایکی  
کیا کچه نه عادی ایما کجا  
پکاری کوئی داور سبب ایکی  
سوار کو رزه حاجی کجا  
تبارشکی نیست آیا سبب  
چرخ اغانی اجازت کجا  
که میرین کجا و مدد سبب  
لگی کنی خرسی شه دوسر

سودا و پوئی بوج کجا  
ناله نجام بیکار کجا  
نمید یار ایمان باری از  
فقط ایک زمانه ویرین باری  
که خیمه جانی ز کجی جلا  
خدا می کیا عجز مابند نیاز  
سبب پیر لاری کجا ویرین  
تو آخر لاری کی نوبت  
اگر زمانه می نوشیم  
کمان هم سبب ایما کجا  
هو اطعمه تیغ شیرین  
لگی کرنی تیر وکی بوج کجا  
رفیق ایکی کام آبی جلا  
بارا سبب ایما ویرین  
ووه حاضر و احوال  
مگر ایست ایمان سبب  
بیان شهادت حضرت خرقی اندیشه  
نجات اسم وی بوشاید  
فدا کجا ویرین کی جلا

کریان بپنظور میرا کجا  
شیر کر لاری جوی سبب  
رفیق منی بولی یار سبب  
که ادس شکر لاری تمام  
کجا سبب ایما که دوسرین  
موی سبب ایما که دوسرین  
بجز کمری کچه نه بیا جلا  
جوسب ایما که دوسرین  
نه هم لاری وکی کجا  
غرض ایکی اونی کجا  
جودیکی لیسون کجا  
ایمان کجا بوشاید  
جبا و ال یا نه کجا  
کری دلیک کچه نه  
سبب ایما که دوسرین  
جبا و ال یا نه کجا  
بیان شهادت حضرت خرقی اندیشه  
شفاعت بوشاید  
یمنتی سبب ایما که دوسرین

نه منتظر بگو کجا  
تو جانا که کجی جلا  
که مال باری کجا  
کجا سبب ایما که دوسرین  
جوی سبب ایما که دوسرین  
بیان فضائل کجا  
جوی سبب ایما که دوسرین  
لگی عرض کجا  
ستایک کجا  
په جنگل عدا کجا  
که آماده حضرت کجا  
نه جنگاه می بوشاید  
میان و صفت خیرین  
کری ملیت سبب ایما  
که حاضر بوشاید  
لرون خیرین کجا  
نه دار احمد کجا  
قیامت کجا  
بهرسان بوشاید

پیارو راوسکی برادر شمیم سواد اسطی افکی والالام که کلا گرفتار چاه خلل نزارون سینه کی میانی پیا هر جی نی شهادت کلام چلی جانب لشکر اشقیا کیا قتل کفار کو بیدریغ سوی گریه شسته پیاد سی چلاوه جنا کار سوخیام لگی کنی اسطرح بانسورین سوی جیاتی کین چرخ شتاب نمین پیلین سی اشقیا شده کربلا کو و سب رسوا قلم سی بکلی سیر آنسو پناه لگا کاشی سرلو و آو آه کیا او سنی نه کربلا شتاب که خولی سی یغون اینج بوا	سواد سیر نی خرد لاوشید شیدون کینک شهادت کلام زهی قدرت اینز دلایل غرض پهر گرائی سونی جوان مدد گاه بهائی بهتجه تمام که ماند که تپ شته کربلا جو صفت خبر با و بونیز کیا حمله بهت کلبی کبار سیر سی بیره جی خوج شام پکاری ای عدا کو ادریم مین تجسی او آرتا سون تغرض تهرین سینه سی کبار لگانی لگی تیر شسته آه لکون کیا ایمان یغون دشاکچه ز اندری رسوا ده مرد و کجحت تهاجیا	که سیر لکشی الامالی مان بوی سبک جیان ارام علی او سنی صی قول و شمشیر کیا او سکوه دار الاسلام ادهر جی جوتی با و شهادت لگی سیر رفیق و خیرین سوی صفت پیکار افواج شام تو اپنی در اندین کربلا سواد شمر موجود شکی خضو شکرش ملول و غریبان نه شسته خدا نکاو و خیر که خیمی مین مین بیایان پهری جانب شهادت پو شام رسول خدا کی جوتی نورین قیربایا انظرین خرد لعل پهرا یوان غولی تین نید	شهادت سیر لکشی الامالی مان سواد شهادت او سکوه دار الاسلام خدا او سنی صی قول و شمشیر کیا او سکوه دار الاسلام ادهر جی جوتی با و شهادت لگی سیر رفیق و خیرین سوی صفت پیکار افواج شام تو اپنی در اندین کربلا سواد شمر موجود شکی خضو شکرش ملول و غریبان نه شسته خدا نکاو و خیر که خیمی مین مین بیایان پهری جانب شهادت پو شام رسول خدا کی جوتی نورین قیربایا انظرین خرد لعل پهرا یوان غولی تین نید	اصح ید روایت سنی میانی خاد که ایک راوی سنی میانی خاد لگی کاپنی سیر ریح مان
--	--	--	--	--

## روایت

که زخمی بوی پرست کربلا  
ملک تهر تهرانی کربلا

لڑی ایسی کہ ہر شاہ نام  
لگی کسی آبچینہ و جیبا  
جری کون ہی سطر چکا  
قلم انکسٹ فشان لکھو کیا

کہ تہ اوٹھی رہیں خط الم نام  
کہ یہ نور چشم رسول خدا  
کرے سامنا اسکی تلوار کا  
کہ ہوتا ہی تقدیر جو لکھا

ہوا اون لعینوں کو دلین  
سب اولاد ہاشم کا شر کا  
بہت گو کہ بڑی تھی انا کا  
کہ سطر حمالی ملتیا نہیں

کہ جو طریگی زندہ نہ شاہ نام  
یہ مختار کے گہرا مختار ہے  
ولی با زاتی نہ تھے رہنما  
مقدور کا لکھا بدلنا نہیں

روایت

کیا ایک اونچی ہی میان  
کہا شمرنی اپنی لشکر تیب  
سے لعینوں نی جب بیا  
لگانے لگی نیرہ و تیرہ  
گری ہر گوٹھ ریغی نیم  
سنان تہا جو اہل السن کا  
لگا کا تھی تن ہی سیکر  
کیا کہ نہ اوٹھی خدا کا خط  
ہوئی دوا خیر خیرہ دین  
کیا غصہ بک لڑائی کی  
لیٹی استخوان نیرہ ریزہ کلام

کہ کیا راہ گئی ہو تم سیکر  
تو سنتی ہی بجا رگی و قلم  
سنا نونسی زخمی کیا بیکر  
شر کر بلا سور و وہ جان  
پڑا او سکائو ہوئی نام  
لگا کا پانی ماتہ و کا کمر  
شقافوت سی کا ہا کاسا  
لگی جاو دین چنے لعین  
ماہ کام شمر اور شمر سعد  
کہ باقی رہی راجہ کد نام

بہت شاہ زخونسی جو چور  
انام زمان پر شو حملہ و  
یہا تک اکا و کت ہوا  
عجب شمر تہا جیا لعین  
کہ جس بیوی شاہ والا پید  
شکر کا تہا ایک بائی پلید  
حوالی کیا اپنی بہانی کو  
وہ لڑکی جو بارہ تھی بھان  
کہ نقش حشرچ انزل  
ویا سچ کوئی کو حضرت کا

کہ زخمی ہوئی جیکہ شاہ بہان  
نبی کی شمر لیت بیٹا الیوفتور  
خدا اکا کیا کچ نہ خوف  
ہوا سبط احمد کی مالو پور  
لگائی دم نزع شمر کین  
تب یا و مان خلی بن  
کہ تہا نام او سکا شل  
جیکہ ہر زخمیو نہ بدگر  
لعینوں اذو کو کیا قید  
سمونسی سہندو کی روک  
بشیر اور خولی کی عمارہ

روایت

گماہی لعینوں نے جیبا  
چندایں روز فل نی آہ کی  
لیا لو تہیر کا سب مال

کیا کہ حضرت تن جی  
کہ ملو اقبندی بین کی شاہ  
دائرہ وراثت و مال

لیا جا یہ سر و زوار  
کیا شمرنی پھر جو سقم  
انظر و سکی جو چا پری گونا

بزو عبید اقدابن یار  
محمد بن اشعث بن سرج  
کہ کر اپنی ہر سیر و نکوسم  
توزین العباد کو کمری کیا



<p> ده تہی خوشنیم شدہ کر بلا  یہ جا ماتہا خود شمرنی بلا  کہ کا فر کے لشکے کو بھی یز  لگا کہ تہی ہر تہ بندہ بندہ  کہا اوس بہت یادوں شمر  کیا قید کیسینہ کو سوار  وہاں بھی پھر سبکو باغدا  جو مال کیا اوسکی تہا سا  شہید کی لاشیں اوس تہ  تہا لک کا وں ان عاتیا نام </p>	<p> اگر قرار مذودہ در سنج بلا  کری سکر افکی بھی سنج  کوئی بی سبب تہا بھی یز  کہ ہی اسطرح حکم این یاد  کہ ان سبکو اوس بی سنج  وہ اوٹو نہ بی پڑہا چال  جہاں تہا وہ طعون ز بل  کیا دفن وں سبکو وں بلا  قتادہ ہن تہن ان سنج  کیا وکی باشندگان کلام </p>	<p> بچی تہی وہی جنگ ایک کد  کہ اتنی میں و سب کپل شمر  مسلمان ہن یہ اور ہا  کہ لشکا بھی کوئی تہا جان  جو چاہی کہی لکوا ہن یاد  از ان بعد زین العبا کو کیا  لکھا ایک اوس فی اسطر  نخستہ کہ نقش نام  روان ججکہ تہا بخور  کہ لاش شہنشاہ کیتی نہا </p>	<p> وہ باغ اماستہ گویا تہی  بچہ شمر کا ماتہہ کہنے لگا  عجم کیسی ہن گرفتار ہن  نہاں چھڑنی نہہ بچہ  یہ سن شمرنی بادل چال  سوار اک شتر لگا بلا  کہا کہ تہا ناز اوہ سعد  رہی تہن ناز و قتادہ  اوس کی کتا رہ پشیل ہا  کی ہدفون شہ کی بعد اوہ </p>
<p> اور اک تہہ کہد اوزد کلان  شہاد کی افتار جکون بلا  کہ اول تہی عباس علی گہ  از ان بعد عثمان الا زاد  ابو بکر عبد اللہ قاسم عمر  شہ کر بلا کی بھی و تہی پہ  تہا و سورت زین العبا کی  وہ تہی جو کہ ہمارے انتہا  قرآن ان بعد یوں کھمکوا </p>	<p> نامہ و قعود اوسا شہ  غیر ز اول قمار تہہ تہو شہ  دوم جعفر نامی و نامو  جو انور و عالی محمد خوشنیم  سخی و دلیر و قوی خوشنیم  بڑی تہی علی اکبر نامو  کسی باپ سیکر شہ کر بلا  یہ سکر شہ کر بلا نے کہا  ہوئی قطع ہر نسل آن </p>	<p> سنو وں شہید کا اب سبکو  سوم تہی محمد بکر نیکند  یہ پانچون تہی ابن علی ہا  زمانی میں اچھی تہی ہا  لڑی وہ حضور شہ کر بلا  اجازت بھی دو یہ ہند  کہ ہوا اب ہمیں با دیکار  ابھی تہی ہونا باکی غلط </p>	<p> جوباتی تہی ہندو لک اوکون  لکھا ہی بی اوکون نیم  چارم تہی عبد اللہ والا  سرو بھی حسین و خدیز  ہکل گلشن بخت تہی یہ چا  سہا سنگ کہ جام شہادیت  کہ میں ہی لکون رکشا وں  تہیں جو قطع باغ ز ہر کی  نکھہ کو زوراد میں ہر نیم </p>

تمہیں صبر لازم ہی لیں دینا  
 نہ لڑائی گئی اور کمینوں کی ست  
 لگی رو دینے دے شہدائے شہادت  
 وہ آصف کی تیر خواہی کا  
 محمدی اک دو سہ عوں  
 سوم عبد رحمن والا ایتنا  
 سنیں گوشہ لستی اہل عزا  
 وہ تہا خد کا وقت سچ تیر حال  
 تولد ہو جب مام جان  
 سی ہی کرو غم شہدائے شہادت  
 ریں ملین تہا او کی بھٹی  
 ہر گلی کوچہ کی ہر گلی  
 ای اور جتنی سب کو گرفتار کر  
 وادوسرے شہدائی ہو پھر  
 بیٹھی تھی حضرت زین العابدین  
 ایت ہی یہ قرطی کی کہا  
 خاتون جنت چہان  
 آیت اوئی بجا بیان  
 ایفوس اسطہ پھر حال

کہ حق صابر و غیر کر بگامشدا  
ہر ہی بڑیجہ کہ شہنشاہی کی ستا  
کئی پانی لیں جو جو فروت  
اوسوں بہی جام شہداد  
شہاد کی انکو وہی جام

مستجاب است بیکه ایسا کلام  
 جناب علی اصغر باصف  
 و بر آن شفیعی خوشنایب  
 جو جو فکری شفیعی توحید انیم  
 اخ شمس نامدار

بیان سنہ و تاریخ شہادت سید الشہداء	ابا کی بیان سنی تاریخ
محرم کماندہ شدہ نما آدینہ	کئی خلد کو جو نشہ خوش خصل
کیا جو شمار حسن خمسہ	تھی شعبان کی پانچ چوگان
تھی سچ چاہی جی ہی ہو	ابا کی علیہ السلام پروردگار
لکھا آکینا بنی ہی بڑا	یہ صدادہو احکم ابنی یاد
سپہ رانوں چرنگان	چنانچہ کیا اوس میں پدارت
دیابہج فرق مبارک کپہ	یسا شمر لیکر بعد گرفتار
بشہر مشق آباد بالکھا	بینی کی جانب روانہ کیا
سیرک سبط رسول خدا	

روایت قرطبی

مرادک شامنه نشد کر ملا

روایت

ملا برهان علی بیگلربیگی  
 شایک شاه امام حسن

کیا صبر اور بیان صبح و شام  
جو تھی نور عین شدہ کربلا  
لگا یا لگان کہینے کیے تیریں  
رویہ تھی اسی کو بھی لکھا  
تھی عبد اللہ اور جعفر تیار  
مالی اور کادو بھی شہنشاہ کی  
سے اگر لکھتھی جو تھی میں لکھا  
تھی چپٹے بزرگ پانچ پانچ  
سوئی جبکہ پیدا شدہ دوسرا  
کہیں از وفات شدہ کربلا  
کہ فرق شہنشاہ ہر دو  
کیا و سکی ہمہ شہید و  
خضود و زید لعین اکلیار  
معلہ پلیت شدہ کربلا  
دینی کو اور کو بھی خست  
تو کتب و تہذیب و سکی کی  
یا اور سکی پہلویدین و  
پہلوئی و توجنا جسون  
زید لعین کے تہذیب و سکی

تقی عبد الملک کی بیان	اور وہ کچھ زمانی پہنچا	کفن دیکھ اوس خیر علی	با علانی ز جبارہ پڑھی
مسلمانوں کی مقبری میں کیا	روایت		سرسید کو مدفن آباد کیا
حیرت روایت سے اصلا مگر	یہ ثابت نہیں کیا گیا	کہ فرق شہنشاہ ہر دوسرا	دہین کر بلا ہی میں چون
لکھنؤ دارالعلوم فی یہ بھی ثابت	روایت		سرسید کی نبی خرم میں تھا
کیا آخر یہ بتی نے بیان	سنا ابن ابی بنی	کہ فراتی اس طرح تھی	کہ دیکھا عجیبہ دہر کر یہ خواہ
پیشانی میں جی خیر اللہ	ہری اور میری کمر دیکھی	اور اس شیشی میں تھیں	ملیت بیکہ تار میں تھی
کہ مینے چال کیا ہی جتنا	اگر کئے حضرت رب العالمین	یہ علم ہی شیشی میں چون	جو تھی سیکر کھینچ کر اور حسین
اور اونی چو ہر مینو کا پڑ	اور مانا اوس صبح سہی آج	یہ سب کئی خواب میں کئی	دیر سوخت کو یاد میں رکھا
پہر آخر کچھ خبر یہ ہوئی	کہ ابن علی کو شہادت ملی	وہی دن شہادت کا تھا	کہ دیکھا جی کو تھا خج آیز
روایت ہی از عالم وہیقی	روایت		کہ مینی سنا ام سلمہ
کہ فراتی میں اس طرح وہ جتا	کہ دیکھا میری کمر دیکھی	کہ مینی سنا ام سلمہ	اٹی خاک میں میں ذرا نکلتا
کہ مینی اسی سرور وہ جان	یہ کیا حال ہی کچھ اس زمان	کہ مینی سنا ام سلمہ	کیا تھا ابھی ہی قبل حسین
اگر ابھی مری سپر کوہ الم	تہایت ہی سوان کا کجگو	زمانہ ہی اندیشہ پیش نظر	دوتا بار اندوہ مونی کمر
میرے یہی غور کرنے کی جا	تین ملک بیکہ ہی تھی جا	کہ سب نور چشم رسول خدا	تہ تیغ اعدا ہوں یوں بڑا
اور اسوار خوشنویں بیان	کئے سرور ہر یک میں میرا	تو کہیوں میں وسوسہ مینی	کہ اوس میں تا بانہم سنو
جو گذری ہی یہ المیت نام	اور نہیں پر جاوے اس انتقام	شیر اور جبر اور دیوار و در	سبھی خون و قہر تھی اہوں
سوا کہ اس کا غضب آہ آہ	نظر میں ہوا سیک عالم سیاہ	کچھ اوس میں ذرا سیک تو جی تھا	کہ سب قہر جہاں میں قہر تھا
میں سب قہر پانی تو بکوں	روایت		جو چاہی کرے پاک پرور کا
روایت ہی از مہدی بر ملا	جس میں میں ہوس ہی	کہ جس میں میں ہوس ہی	غضب ہی میں قہر تھا



نور اکبریکه اسقدر رزبه گیا  
جو تہار و مہار پائیس بجو  
روایت کردی کہ بن پھر نعیم  
کہا کہ وہی ہی یکہ مینے سنا  
مَسْنَدُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ  
أَبُو آدَمَ فِي دَعْوَاكَ قَبِيْشِ  
نبی فی تہی جو جی جتین کی  
روایت کہ ال بن ابی بکر کی  
کہ انفر وہ اسطر جسے کہتے تھے  
تو مینے یہ سنا کہ وہ عیور  
کہا ایک سو تھو کیو مینے بلا  
ہوا کہ بلا مینہ ہ جا ا شید  
اَلَا يٰ اَعْلٰنَ قَاتِلِ الْفٰسِقِ الْمُنٰفِقِ  
عَلَيْهِ دَهْلٌ فَتَقُوْهُمْ كَمَا تَالٰكِيَا  
تو اشیہم تریہ ہو کر لیان  
روایت کی کہ جیسا کہ بنی  
اونہوں کہ کہی مینے شیم  
لی جاتی تھی وہ سکودہ پیر  
وہ جاتا تھا سو کہ کہ پرتیا

کہ اپنی کمر میں ہ تھا ہا پتا  
ہیشہ و سی ایسی ہی تیار  
روایت  
کہ روتی تھے بن خیر کرلا  
نشر عری  
ترجمہ  
چکہ کیسی چہرہ پزلی ہی  
قریشوں کی سردار سی پان  
روایت  
سنا تھا نہ وہ اجنبو کجا ہی  
وہ نور بعد کون جیسی  
کہ کہ سی شکل پوچھا کہ راز  
وہی اوس بیوہ جو بنید  
نشر عری  
ترجمہ  
شید و پیر پوچھا کہ پان  
لے آئی تھی ت انی زور کا  
روایت  
جو ماعون مرد و تہی گہ  
اس میت پوچھا جو وہا جلا

کہ گردن ہوی بنی وہ تھا ہا پتا  
بہ سیرا ہوا تھا گراہ وہ  
جیل بنی جت بنویم  
تو غورا سکے مٹھائی ہا کی  
فَلَا يَرْثِيْكَ فِي الْخَلْدِ  
وَسَيَدُكَ خَيْرُ الْخَلْدِ  
تہی مدبیر کہ بنی خیلو  
کہ مینے سنا اسم سیر ہی  
اوسی روز روزنا چکا  
اٹا شایا و مینے گیتہ مینے  
کہ مارا گیا مین شید  
کہ رو تہی شید تہو  
وَمَنْ يَرْثِيْكَ دَعَاكَ اللَّهُ الْمَلٰٓئِكَةُ  
اِلَى الْمَعْبَدِ فِي مَلَآئِكَةٍ  
کہا کش سوس جی جی لمان  
جی نہال بن عیسی  
سراک حفر کو دیکھا کہ  
تھا پتا کوئی سیر کو  
اَمَّ حَسْبُكَ اَنْ يَّحْمَلَ اَكْبَرُ  
اور اوس کے آگے لمان

اس کی میت کا مطلب پڑھو  
 ہوا یا نسی غمزدی عیت تمام  
 خدا حجت بانی سید شہرین  
 مسلمان تو تم غور کرنا ذرا  
 وہ دنیا کی شئی کچھ گویا تمام  
 ہر ایک شہر دیہات میں کجا  
 جو تھی جو کجی بولی انجانب  
 جی اوس قسم گفت سب کی  
 کجا ایک اونچی جی بولا  
 تھی پہلی جی منزل کچھ میرا  
 لکھا تو نسی ایک شعر اوس شعر  
 یہی سنای مطلب ہی شعر کا  
 لکھا بعض اونچی بولا  
 تو پہلی جی منزل ایک چین  
 تو پوچھا وہ تھی یا عیب بولا  
 کہ تیری جانی سی جہت تیر  
 کہ بہت کرید دیوار اسی  
 اور اسطر حسن بولن  
 ملاحظہ بھی فرما کر اے

سن اپنی طرح کی گری تیر  
 سن کی اب حوال شاہ نام  
 لکھا کہ تھی ہر فرق شاہ  
 کہ تھی راندن پانیہ پوچھی جا  
 جنہوں کی کیا شاہ ظلم عام  
 یعنی شہر تھی وہ لعین جی  
 یہ تھی ہوتا دیکھو تیرا

کہ اصحاب کانت اور وہ  
 اس کی پت پوچھا جو تیرا  
 کہیں پڑھکی پوچھ لکھتے  
 دیا کہنت کو سدا کفارے  
 یعنی تیری ہر فرق شاہ نام  
 مسلمان کمانی تھی وہ لفظ  
 یہ ایک تشا منیشہ کر بلا

روایت

مہوئی قتل جی بول شہر  
 لکھ شہر حرمی کا پنی ویا  
 یہی شعر کی گنتی ہر ادا  
 جی جو قاتل بن شہر خدا  
 نہیں فری سمجھ گیا  
 سب تری تو دیکھا اسی  
 کہ کسی جی اس شعر کو لکھا  
 برس پانسوا سا کا پوچھ کر  
 سچ کلک لک ماتہ پلہ بولا  
 لکھا شہر شک کی جانی  
 کہ کماز انو پیر برادر

جدا کر لعینوں کی فری نام  
 لکھا مہی ایک وسد پان  
 لکھا امہ قتل  
 وہ دیکھو کہ مشیرین اور  
 مصلہ ہلکیت تشہ نام  
 ہی دیوار پر و سکی پڑا  
 تو رائے خیال رس کر  
 لکھا ہی یہی شعر دیوار پر  
 لکھا کلک ہر اونی شعر  
 کہ لکھنے اور کو کو کو  
 عزیز ایکی فرق شہر کر

سچا شہر تھی سیر قاتل کی  
 تو گویا کیا تھی سر کو دیان  
 عجیبہ یہ کس کا ہاں سر  
 کیا قتل حضرت کو دیکھ کر  
 پہلے تھی کوچہ کبوتہ تمام  
 نہ تو خدا تیا پارس  
 جدا جسم سی و جی گویا بولا  
 بہت پڑھی یہ شہر شاہ  
 روانہ کیا وقتہ موسی شام  
 ہوا عیب سے پیر نمودا  
 شفاعت کی اسد کا تیا  
 شفاعت کی اسد کا تیا  
 چلی ایک جو فرق شہر  
 اور اسنگ پشہر جی  
 کہ آتا تو دین جانتا ہر  
 اور اسطر حسن بولن  
 کہ بہت لکھو شہر  
 دلی مطلب ہاں نہ شہر  
 کہ کماز انو پیر برادر

اور رونا رات رات بہزار	اور انوار فضل خداوند کا	جو ہوتا تھا نازل پھر کب	اوسے دیکھتا دلدار کا
غرض ات بہرائے مر خدا	تھا شاخدا لے کا دیکھا کیا	یہی دسکی باعث تھا اکلم	ذریعہ ہوا خیر انجام کا
مسلمان ہوا دسے وہ سب	غلام شہ جرن انسان بنا	بوقت سحر لیکے پرفروغ	جلی کوچ کر دانی خیر کا
وہ درہم ہی ملو جو تہلیل	لعین کو لکھ بادل شادمان	جو آپس میں لکھ لکھ باتھنے	تو درہم سے وہ تکریر تھی
کئی دیر دنیاسیہ نابجا	رہی مشترک لعنت کرگار	یہی قدرت خالق درو	کہ رہنے ایا جان کا
خدا گلشن خلد دیو آوے	اور ان کا فرو کو جو ہم ملے	یہ سریشی کی محبوبی جا	کہ جس سر کو جو بین سول
غضب ہے کہ وہ سپر نہ پڑی	پہرین دسکو لکھ لعین بزرگ	بروایت ہی پرشہ پیدان	تہیجے پردہ ہی جو نیوان
یکہتی تہیں دسکو اسی ثانی	تو ہی عالم القیومہ اناسی از	ہو خشم نازک پیکر ہی	غضب ہے کہ وہ پیکر ہی
بنی جس کا سدر بنی خواجگاہ	ہو یون نقش دسکی بزرگ	ہوئی جلی مرکب سوالین	ای خنج اوسکی لاکھی رونہ لکھی
اور اہل حرم کا وہاں چال	کہ پیکر کیتی تھی جبال و قبال	کہ اپنی برادر پسر غیب	ہوئی انگہ کی رو برو قبال
جلی سب کی گردنہ تیغ جفا	بنی قاتل اوسکے امیر حیا	ہوا ابن ہر کو کیسیا غم	ستم ہی ستم ہی ستم ہی ستم
اسی مومنو یہ روئی کی جا	کہ ہوتا ہی قتل رین جفا	بکرتا ہی اب خاندان	اور جراتا ہی اب بوسنانی
ہوا گل چراغ علی فاطمہ	ہوا شاہ اسلام کا قاتل	رہا کوئی مولس کوئی فیت	سوا خدا تہا اوسو شفا
عزیز و عیس کوئی نہ زغہ	سوا عابد شاہ دین العبا	ہی تہر کا پٹنا کا پھر پیر	یہ سن سن کیا احوال
ذرا خا و ہا پھر شعل بند ہوا	کہ اب تجم تو اس واکمال	جو کہ نہا ہی سیطہ نبی ستم	ہی لکھی عیبرز زبان قلم
یہ و غم ہی جس سے قیاس	رہینگے غم آلودہ جن بابا	جو چاہی کری ہی خدائی	کہ دار خانی ہست دانی

بیان یہیچنانچہ ایزید علیہ السلام کا مسلمان بن عقوبہ کو معہ فوج جانب مدینہ منورہ پہنچے  
تاریخ کرنے شہر کے اور رواج دینا امنیات شریعہ کا ایسے عہدین اور  
پھر مٹی کرنا مسجد نبوی صلی علیہ وسلم کا اور قتل اکثر صحابہ کا

اب آگے سر محسوس اور مرکز  
زنا اور اعلیٰ و سود و بے  
یہاں تک بڑا اوس لوگوں کے  
سنوایہ فصل یہ تم ماجر  
لکھا بعض کے ہاں یہ سوا  
پہونچتی ہی و جا پڑہ شیعہ  
مہوشات سودا کی شیعہ  
کیا تید بہنو کو کو اسو و نا  
لیا لوٹ پہلے سلمہ لگا کر  
کینے نہ مسجدین ان پورن  
علم کی زبان برقی عاجز ہونا  
گئی دانسی کی کو وہ بے فدا  
جلا یا تنور و غیر ناں لکھ  
عقبت کے کہ وہ حق بیت الہ  
یہاں تک کیا نسب و ان ظلم  
رہا شام کی ملک یوں دنیا  
بیج اولی کی تھی نہ پند ہر  
ن

کہ فارغ ہو جب نیر لہو  
حلال بنی اور کیا حجاب  
کہ گل عقل کے ہو گئی ناں پان  
کہ اکدن یہ و جانی کیا  
اوس ظلم کی عمر تھی باز  
لگی لوٹنی مارنی ایکبار  
جو اوس ہر تھی سید  
ہزاروں ہی گھر دینی بی  
ستون تو میں سبکی ہو کر  
اولی غازی بنی ناں جن روز

حسین دیکھ ناں قتل  
لکھا عہد میں و کمر ہونا  
شب و زہر تو وہ نہ خیر  
جو سلم تھا عقیدہ کا بیٹا  
کئی سبب ہی کو وہ نہ بجا  
کیا تین نکات ناں ظلم  
سوا اونکی دان اور ہی نہ  
و ناں کی جو تھیں ہی نہ  
دیا باندہ کو وہ نہ بجا  
لعینوں کی کیا کیا نہ بجا  
ن

فائدہ

کی سبب ناں ہی ظلم  
کیا کچ نہ خالین کا خوش  
بہر اسنگ کفارسی آدہ  
ہر سان ہو اہل مکہ تمام  
حکومت پودہ سبب سبب  
تھی تیار و سیاہ ہر جی  
چا اک شہر شہر جو شہر

قدیر کعبہ پر تہا جو پردہ  
کسے جاکی کو ہی ہر شہر  
گئی ٹوٹ اکثر حکم سنو  
وہ مردود و بخت ہوں  
سہی اور نہ بستی تھی  
ہوئی ہیکہ کبھی کی تھی  
ہوا و ہوا ناں جاکی

تو پہر مولا اوس تھکا  
مہلن رہبائی میں اشتبا  
باعلان پیتا تھا جگہ شہر  
مدینی مع فوج ہیجا  
کرین تخت تاراج تا کیا  
کہ کبر و شہی رہنی الی تمام  
مہوش قتل پر جو ناں شہر  
کیا فوج و انوں کو خرا  
نخس کو یہاں سبب سارا  
کہ نہ گفتہ پہی وہ سبب  
کہاں تک لکھی حکم کی پاستا  
اوتار اشتیاقی اوس  
لکے کرے ہر جہ کو نگہ  
شرارت لعینوں کی کیا کیا  
کہ تہا نام مشہور جو کیا  
کہ مرکز ہوا وہ جنم سید  
اوسید مولا جاسے وہ  
ن

سلطان پانامختار ہر جہ بیکہ شہر کا سلطنت عبدالملک پر کو تھیں



بنا جا کر گورہ مختار بنان

را حکم غلام ملک کچہ نہ دل

تو بھیجا خواہل نہی اپنا دل

کہ جا کر عمر سعد کو لا بہان

نہ آیا عمر سعد اصلاد بان

مگر اپنی اپنی کو بھیجا و بان

جو شخص کی حاضر ہوا پلا

تو مختار نے اوس کو بھیجا پلا

پوچھنا مختار کا شخص سے حال عمر سعد کا اور قتل ہونا عمر سعد کو شخص کا

ترا یا پلا پہی کہاں لعلی

کہا اوسنی اب بھی ہفت تیر

اگاہی مختار ہی حیدر سا

را کیوں کو مست اب ہو گیا

بہا پیش قتل شدہ نامدار

کی خانہ نشینی نہ کیوں اختیار

یہ کہ حکم جلا کو بھجور دیا

عمر سعد کو شکر کو بانڈو لا

اور اوسکا جو بیٹا چلی خیر ہاں

ابھی اوسکا اور انکا بیگان

تو سر کا شکر بھیجے خیر

حیدر کے خدمت میں مکرور

کیا اوسنی تمیل حکم اوسکا

دیا حکم پیر عام اوسنی دیا

جو تھا کہ لاکھ لڑائی میں

شریک عمر سعد پیر و جان

جہاں پاؤ دیکھو نہ بہا کو

کئی دینی میں مارا الو

خبر سکی یہ کوئی دالو تمام

کئی جانب بصرہ و سوسا

تقاب کیا فوج مختار نے

جہاں جسکو پایا لگے مارے

جیسی مارا اوسکو بلا بھی

اور اسباب ہی لوٹ لے گیا

پکڑ لائی غولی کو مختار بن

اوسوں کے کیا کچھ بھی نہ بچا

کئی پہلی تن ہی جدا دھپٹا

دیا بعد سولی لپو دسکو چڑھا

بدین ہی پھر اوسکی آتش لگا

جلا یا اوسکی گنی خوب سا

لکھا ہی کہ مختار نے چہ نہ

کچھ قتل کوئی نہ وہی تھا

بیان مقابلہ ہونا لشکر مختار کا ساتھ عید الدین زیاد کی او قتل ہونا ابن زیاد کا

عمر سعد غولی و شمر لعین

کئی قتل مختار نے جو دین

بہر کی فکر اوسکو کہ حیل

سہرا بتل ملعون ابن زیاد

وہ قتل میں بہا تھا شمس

بہتا و سکی ہوا وہی شمس

غرض حکم مختار نے یہ دیا

کہ اسی ابن لکھ اوس

کیا فوج کو لیکے وہ بیگام

جہاں تھا وہ ملعون عبد اللہ

حسنی آمد فوج کی جو خبر

تو متصل ہی دئی بہرین چم

کیا پندرہ کوس سو جانقا

کنارے پر دیا کی ہنگام

براہیم نے پہر یہ پانی خبر

تقاب کیا اوسکا با کوفہ

بہرین پہر ملاقات و نوٹان

کناری لپو پس بھر کی نال

اوسیدہ لڑائی کا سنا

لڑی صبح شام تک جو سا

بہرین فتح افضل سب انس

کئی بہاگ سب فوج ابن زیاد

جو فوج مخالف سی و کو لا

کیا قتل اوسکو و ہرین

جدا کر کی بہرین ہی حیل

بفضل خدا فرق ابن زیاد

سجھ کر اوسے تحفہ لاجوا

براہیم کے پاس بھیجا تھا

برایم فی اوسکو مختار پاد کے ناحق کیا تھا جو نیا نام کتاب میں قوائیج کی جو کلام دوسرے ساتھ اور سانچے کے سراپا فوج اور ابن باد گسسا مانتی انکی نہ تو خبر اسی طرح اوسکی کیا تین بار برائے شہوت و ابرقہ سید سلم سپاہی لاشوں کو بھی عوض میں شکر بلا لافرو	دیا بھی کوفی کو کر لی سپاہ ابا و سکی ہوش میں لفظ لڑائی میں مختار کے بڑا لکھا ہی رہی بل تیار نہ چوائے تن جدا کر دے یکجا نہ ہوا امنہ سی پیدا سہر کر ذرا ہوا سپر تو نظر و غیبت ہار ازان بعد حوی و شمر و زید وہ روز کہ بڑی نہایت ہی لعین تم پیشہ و بی شعور سویہ و عارہ آخر کو پڑا ہوا	جو نہ بچا وہ سپاس مختار ہوا آپ بھی بچی جانسی ہار کئی ماری شہر نرا بل شام روایت ہی پڑھنی کی صحیح وہ ایک بڑا سانچہ بچا ہوا گسسا منہ بچن اور تو نہ کیا غرض بن سعد و ابن زیاد غرض سو طرحی عذاب و نانی حادث ایک ہی نہیں ہوتا پڑھنے کے ہلاکت میں مترنزا ہوئی قتل و وہب لوبجیا	کہا ہر وہر و اہل و عیال اوسکی کا ہی یہ فرق آلودہ خاک کی ہو چکا کارا و نہ پڑا اسی گوش و سنی نہیں کئی مٹ اوسکی کچھ مٹ مان ہوا آشکارا وہ مار سیاہ سنان بن انس و عمر و نہ یہ سباری آخر کئی ظالمان یہ حاکم می عہد تہار کہ گمان کسی طرح کا شک نہیں ہوا
---	---	---	---

فساد آنا اخیر کو عقیدہ مختار میں اور جناب کے ناحق مختار کا ساتھ عید الدین میں  
کے اوپر قتل ہونا مصعب و عید الدین میں سیر کا مکمل عقیدہ میں

عقیدہ میں مختار کی شہادت محمد حنیفہ جو موجود ہیں تو پھر اوسکی دین اسلام پر غرض وکی بہائی جو عقیدہ لڑو اوسے جاکر تمام گیان کہا اپنی انکساری طیار ہو	چند آخر کو ایسا فساد کا ٹپا وہ بی شبہ سہد کے موجود ہیں لڑو نہیں عید الدین میں وہ حاکم تھی لڑکی کی از حد بھی جو چاہی کسی خدائی میں چلو تلخ مختار سے اب لڑو	کہ آخر کو خدا اوسکو ایسا بنا غرض کو فدا اور اوسکی اطاعت سنی جبکہ یہ بات عبد اللہ لکھا نہ مصعب کی اسیر مان کیا نامہ بڑا مہیکر و مان غرض خوب جنگ بہ اقبال	کہ وہی آتی ہی ہاں اوسکی سزا ہوا حکم مختار با کہ وہ فر خدا اخیر کو یہ کہنے لگے کہ لڑو مختار کہ تیار ہی ہیں تو پڑھتی ہی خط کو دین گمان بولی و زون طایفہ فی زمین
---	--	--	--

<p>لڑی رو دو آسپین فلک برہم تہا نام حکما و دان اکہ تری چری کی سن بلا</p>	<p>چرا پھر جو کہ فی ہر ملک کیا مارا وہ بھی پرن گمان</p>	<p>تو مختار مارا گیا جلوس پر آخر کو مصعب ماری</p>	<p>دکھایا جو مصعب کے متعلق سحری وہ تاشام لڑی کے</p>
<p>کہ دیکھی ایک اور تہا غریب فرہین دیکھا تہا ترک پتہ تو پھر مینی مصعب کے فوجی نہ دیکھائی تہا پھر انشا لڑیں اب عبد اللہ انشا لگی کنتی تب سبلیت خیر تو حجاج ظالم عبد اللہ عظم لیا کاٹ مینی عبد اللہ کا کہا اوس کا تہا تہا کر وہ طائف کا تہا تہا و لاہور و یا حکم حکمت عبد ربلا کہ کیا یاد از خوف رحمہ مہرودی جہاں فرقی کی بہتر و یا سن تہا تہا یار حجاز اور رھو علق اور شام ولید اوسکا بیٹا خلیفہ</p>	<p>وہ کنتی مین ہی انشا رکھا تہا جہاں پش پش جو دیکھا کہ مصعب تہا بڑ کہا تب عبد الملک فی شہ سیا مینی لہین پلہو سکی لڑو چکی کی مین از بن ہیر رہا پھر وہ خاموشی اور کہ کئی کو پہنچا مین ہی اوسید کم کیا ساتھ کیا خوب مان و مینی مان و مین اپنی لشکر کو اور کیا سیکڑ و مین کو شہید و مان لاش کو اوکی و لاہور ہوا جبکہ یہ واقعہ آشکار کیا اسکی پھر بعد یہاں جو عبد الملک تہا تہا گیا</p>	<p>نہیں حج نہ ہی اسٹاپ سہراک شہادہ امام زمان یہ مختار کے سر کو ہی کر دیا کہا کہ کجی وہ مقصود چلا کر کے مصعب پہر پڑ کہا فوج اب جلد تیار ہو مناسب نہیں ہی سید طرح کہ یہ جوان کجی ہی شہید تو جا کہ جانی پڑھنی ہی وہ وطنی نہ لکھن کی طائف نہ کچھ پاس داب کعب کیا ہما تہا کہ اندر دم کے ہی حرم مین ہو لگی وہ بھی کیا سب نے لکھن کے مین کم اب لگی مستود کہ وہ تہا تہا تہا مین حجاز مینی</p>	<p>روایت ہی عبد الملک کی اسی شہر کو فی کی مان کہ کہ کجی شہید تہا پس یہ دیکھا کہ عبد الملک کی غرض وقتا وہی عبد الملک لا اپنی لشکر کے سردار کو حرم مین اب قتال ہی لگا کر فی اگر روز اگر بیان یہ عبد الملک فی سنا و شہ غرض لیکن حجاج لشکر پہر پڑ ہی و مین ادب را کہ سب تک تہا تہا پھر جو عبد اللہ ہی سب کو مہر شہید وہی فوجی حرم مین ہماں او کی ہی قتال مکہ مین مین مین ہی</p>

بر زمین ہی تار تار عمر نہ کوئی راہی نہ کوئی رے خدا یا بحق نبیہ الہ را	کتاب میں تواریخ کی بی خبر بہی کچھ تو خام نہ کوئی رے	پر آخرو جان بنی وہ بھی نا خوشی ہی بہتر نہ کہ کلام	خدا کا فقط نام باقی رہا پس آگے خدا جانی ہی اسلا
خدا یا بحق امام حسن نورینج و نعم دگر سیر کی نور کو دراب سیر حق ہوا	بحق علی شہ ذوالنہن بہی التجا تجسے ہی سیر گڑھی	محبت تو اپنی مجھ کر عطا اگر ہو تو ہوا الٰہی ہونم	رہی وہیں عشق رسول خدا سوا اس لکم کی نہ کو کچھ نا
پڑھی یا تنہی جو کوئی کپتا نور کو دراب سیر حق ہوا	شرارت سچی نفس کے تیر کا نہدایا طینیل سے لبت	خدا یا بحق نبی فاطمہ نور کو دراب سیر حق ہوا	ہو یا بحیر عاصی کا پختہ کہ ہی تو جو ہزار رو جان
	بروئی خادیم ابغوی تمام	بس آگے محمد نبی مد سلام	

قطبہ تاریخ طبرستان از ک خیال سخندان نواب احمد سخندان عرف اچھی صاحب مختلف شریعت و ادب مشتمل خان جویم

تاریخ طبع کد و ادب جو کشش تم شتاب اب  
یہ شتوی بھی ہے بے مثل و لا جواب اب

مہاجر و المذکر کہ کتاب فیض اکتاب تسکین بخش دل برنا و شاب شتوی باب و تاب ریان احوال واقعات جنگ بدر و غیرہ  
خزائن حضرت زین العابدین سرور کائنات و خیر موجودات صلوات اللہ علیہ وآلہ و اسحابہ و سلم و واقعہ حادثہ شہادت مظلوم کر بلا علی  
و وقوع حوادث نفس بعد آن و خرابی ظالمان و تباہی آنہا کہ موسوم بہ گلشن سحران است تصنیف مخزن اسرار الہی  
معان فیوض لائتہا بی مقبول با بگاہ الٰہی دیوان حاجی میر علی سخان صاحب ضعی تاتاری مرحوم و غیر مختلفین خواہم خلعت دیوان  
نواب علی خان صاحب سیرین و سرچہ گرچہ چون پوچھ سئل شہداء کہ کہ ۱۲۸۵ ہجری بمصدق نبی حق طوبیت بے بفرج بیت الاحرام بی برزخ  
بعد قرائت و دربارت وقت معاودت از مدینہ منورہ در بیان راہ در ۱۲۸۵ ہجری جان بھی تسلیم کرد و دند و خدش فیہ مد علیہ السلام



# اشتمار

بیچ خدمت فائز البرکت صاحبان

مطالع نزدیک و دور و تاجردان ذی مقدور کے

التماس ہے کہ پشیزی سعادت ممئی سہی بگلشن حیران

از سر نو بندہ ہے درست کی ہے بلکہ تصنیف نو کی ہے حق تصنیف مالک

مطبع علوی کا ہے اس واسطے مطبع علوی میں طبع ہوئی ہے مہرانی ثبت

کی ہے کوئی صاحب بلا اجازت اختر قصد چاہے یا چہوانے کا نہ کریں جب قدر کتب

تاجرانہ و کار یوں مطبع علوی سے طلب فرمالیوں ورنہ بموجب قانون

ہشتم ۱۳۵۷ عریز بار نقصان ہو شکے اطلاع اسکی بذریعہ اشتمار

ہستے کر دی ہے چاہیے کہ خلاف اسکے نفس و اوین فقط

و اسے سند اس امر کے کہ یہ کتاب چہی ہوئی مطبع علوی

مطبع علوی کی ہے مہر مطبع ثبت کی گئی فقط

